SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444 Tameerurdu@gmail.com نائب مدیر: قاضی مجیب الرحمن ایڈیٹران چیف: قاضی مخدوم

RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:08 / Issue : 231 Thursday 28th August 2025 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com / جلد نمبر ۸، شمارہ نمبر ۲۳۱، مورخہ ۲۸ راگست ۲۰۲۵ء، بروز جمعرات، ۴ ربیع الاول ۱۴۴۷ھ، قیمت ۲ روپے، صفحات: ۴

# منوج جرانگے پاٹل کو آزاد میدان میں کل 9 گھنٹے کے احتجاج کی پولیس سے اجازت!

# تاہم مطالبات تسلیم ہونے تک غیر معینہ مدت کے احتجاج پر ڈٹے رہنے کا اعلان

ممبئی: **(ضمیر قاضی کی رپورٹ)** ہائی کورٹ کے احتجاج پر پابندی کے حکم اور گنیش اتسو کے ہنگامے کے باوجود، مراٹھا احتجاج کے لیڈر منوج جرنگے کی قیادت میں ممبئی میں غیر معینہ مدت کے احتجاج کے لیے پیش قدمی کی گئی۔ حکومت نے ایک قدم پیچھے ہٹتے ہوئے نرمی دکھائی ہے۔ ممبئی پولیس نے جمعہ، 29 اگست کو صبح 9 بجے سے شام 6 بجے تک آزاد میدان میں احتجاج کی اجازت دی ہے۔ تاہم، صرف 9 گھنٹے کی اجازت کو مسترد کرتے ہوئے، منوج جرنگے نے ریزرویشن کے مطالبات تسلیم ہونے تک غیر معینہ مدت کے احتجاج کا عزم برقرار رکھا ہے۔ اس سے قانون ونظم کا مسئلہ برقرار رہتا ہے۔ دریں اثنا، حکومت کی ذیلی کمیٹی کے چیئرمین اور وزیر رادھا کرشن وکھے پاٹل نے جرنگے سے ملاقات اور بات چیت کے لیے تیاری ظاہر کی ہے۔ مراٹھا ریزرویشن کے لیے احتجاج کی کال دینے والے منوج جرنگے کو ہائی کورٹ نے منگل کو ممبئی کے آزاد میدان میں احتجاج کی اجازت دینے سے انکار کیا تھا۔ لیکن،

ریاست بھر سے جمع ہونے والے مراٹھا کمیونٹی کے احتجاجیوں کی ذہنی کیفیت کو مدنظر رکھتے ہوئے، حکومت نے ایک قدم پیچھے ہٹنے کا فیصلہ کیا۔ ممبئی پولیس نے جرنگے کو کچھ شرائط کے ساتھ 29 اگست کو آزاد میدان میں صرف ایک دن کے بھوک ہڑتال کی اجازت دی ہے۔ صبح 9 سے شام 6 بجے تک یہ احتجاج کیا جاسکتا ہے۔ تاہم، اس دوران کوئی جلوس نکالنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اس کے علاوہ، منوج جرنگے کے ساتھ صرف پانچ گاڑیوں کو لانے کی اجازت دی گئی ہے۔ 29 اگست کو صبح 9 سے شام 6 بجے تک 5 ہزار احتجاجیوں کے ساتھ احتجاج کی اجازت دی گئی ہے، لیکن ہفتہ، اتوار، یا سرکاری/عوامی تعطیلات کے دنوں میں کوئی اجازت نہیں دی جائے گی۔ احتجاج کے دوران جلوس نکالنے کی اجازت نہیں ہوگی، اور پولیس نے کئی شرائط عائد کی ہیں۔ پولیس کی شرائط وضوابط: ممبئی میں کسی جلوس کی اجازت نہیں ہوگی۔ یہ احتجاج صرف ایک دن کا ہوگا۔ احتجاج جمعہ کو ہی کرنا لازمی ہوگا، ہفتہ، اتوار، یا عوامی تعطیلات کے دنوں میں اجازت نہیں ملے گی۔ احتجاج کا وقت صبح 9 سے شام 6 بجے تک ہوگا، اس کے بعد وہاں کوئی نہیں رہ سکتا۔ ممبئی میں صرف چند گاڑیوں کو اجازت ہوگی۔ گاڑیوں کی پارکنگ کا انتظام پولیس کے مشورے سے ہوگا۔ احتجاجیوں کی گاڑیاں صرف ایسٹرن فری وے سے جنوبی ممبئی میں داخل ہوں گی۔ شہر کے مرکزی راستوں سے داخلے کی اجازت نہیں ہوگی۔ مرکزی رہنما کے ساتھ صرف 5 گاڑیوں کو آزاد میدان میں داخلے کی اجازت ہوگی۔ احتجاج میں صرف 5 ہزار افراد ہی شرکت کر سکتے ہیں۔ آزاد میدان میں 7 ہزار مربع میٹر جگہ احتجاج کے لیے مختص کی گئی ہے۔ اجازت کے بغیر مائیک یا لاؤڈ اسپیکر استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ احتجاج کی جگہ پر کھانا پکانے یا کھانے پینے کی اشیا تیار کرنے پر مکمل پابندی ہوگی۔ تہوار کے دنوں کے پیش نظر، کسی کی مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے والا رویہ نہیں اپنایا جا سکتا۔ چھوٹے بچوں، حاملہ خواتین، اور بوڑھوں کو احتجاج کی جگہ پر نہیں لانا چاہیے۔ مطالبات تسلیم ہونے تک احتجاج جاری رہے گا: ممبئی پولیس کی ایک دن کے احتجاج کی شرط قابل قبول نہیں ہے۔ اگر ایک دن کے احتجاج کی اجازت دی جارہی ہے تو ایک دن میں مطالبات تسلیم کریں۔ ورنہ مطالبات تسلیم ہونے تک ہم ممبئی نہیں چھوڑیں گے۔ ہمیں جو شرائط عائد کی گئی ہیں، ان کی پابندی کی جائے گی۔

## پروفیسر تسنیم بانو وڈو کا وائیوا کامیابی سے ہمکنار

سولاپور (اقبال باغبان)۔ پونیہ شلوک اہلیہ دیوی ہولکر سولاپور یونیورسٹی کی ریسرچ اسکالر سوشل کالج شعبہ اردو فارسی کی معروف معلمہ پروفیسر تسنیم بانو مرتضیٰ وڈو نے ریسرچ گائیڈ پروفیسر ڈاکٹر غوث احمد شیخ کی نگرانی میں "انیس چشتی: فن اور شخصیت" اس موضوع پر اپنا تحقیقی مقالہ مکمل کیا۔ شعبہ فنون لطیفہ کے صدر پروفیسر ڈاکٹر وسنت کورے کی صدارت میں پی۔ ایچ۔ ڈی کا وائیوا کا نعقاد عمل میں آیا۔ ریفری کے فرائض پروفیسر ڈاکٹر سرادر پاشا نے انجام دیئے۔ پروفیسر ڈاکٹر غوث احمد نے تمہیدی کلمات کے ساتھ وائیوا کی شروعات کی۔ ریسرچ اسکالر پروفیسر تسنیم بانو وڈو نے اپنے تحقیقی مقالے پر سیر حاصل معلومات پیش کیں اور سامعین کے سوالات کے مدلل جوابات بھی دیئے۔ اس وائیوا کے ریفری پروفیسر ڈاکٹر سردار پاشا نے تحقیقی مقالے کی خوب ستائش کی اور اس مقالے کو شائع کرنے کی تلقین کی۔ وائیوا کے صدر پروفیسر ڈاکٹر وسنت کورے نے انیس چشتی: فن اور شخصیت" اس تحقیقی مقالے پر انہیں ڈاکٹر آف فلاسفی کی ڈگری کا اعلان کیا اور مبارک باد پیش کی۔ اس وائیوا میں نومولود ریسرچ اسکالرس اور دیگر محبان اردو کثیر تعداد میں موجود تھے۔ کالج کے پرنسپل پروفیسر ڈاکٹر اقبال تامبولی نے مبارک باد پیش کی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ تمام محبان اردو نے بھی مبارک باد پیش کی۔ اریسرچ گائیڈ پروفیسر ڈاکٹر غوث احمد شیخ نے تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا۔

## اُمید پورٹل پر اندراج کرنا بہت ہی آسان اور ممکن: خسرو خان

### وقف بورڈ کی جانب سے حج ہائوس میں بیداری مہم کا انعقاد

چھترپتی سنبھاجی نگر (اورنگ آباد) (نمائندہ): 1995 کے قانون میں ترمیم کرکے اب "اُمید ایکٹ 2025" نافذ کیا جارہا ہے۔ اس کے مطابق جائیداد کے اندراج کو مرکزیت دینے کے لیے "اُمید پورٹل" شروع کیا گیا ہے۔ اس پورٹل پر ادارے اپنی معلومات بھرنے کی بالکل سیدھی اور آسان کارروائی کر سکتے ہیں۔ ایسا کرنے سے مستقبل میں تنازعات سے بچنا ممکن ہوگا۔ اس لیے ریاست کی تمام وقف اداروں کے مُتولی اور ادارہ سربراہان کو چاہیے کہ پورٹل پر اپنی معلومات درج کریں، یہ اپیل مہاراشٹر اسٹیٹ وقف بورڈ کے خصوصی سپرنٹنڈنٹ خُسرو خان نے کی۔ مُتولی اور ادارہ سربراہان کے لیے "اُمید" کے تعلق سے چلائی گئی مہم کے تحت ضلع وقف افسر، چھترپتی سنبھاجی نگر کے دفتر کی جانب سے حج ہاؤس میں پہلا بیداری پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر ریاستی وقف بورڈ کے تربیت یافتہ افسران نے پورٹل کے بارے میں بنیادی معلومات فراہم کیں۔ اس موقع پر خصوصی سپرنٹنڈنٹ خُسرو خان بحیثیت مہمانِ خصوصی شریک تھے۔ انہوں نے وقف بورڈ کے چیف ایگزیکٹیو آفیسر سید جُنید کی ہدایت کے مطابق معلومات فراہم کرتے ہوئے کہا کہ وقف جائیداد کے تعلق سے پہلے مرحلے میں ریاستی وقف بورڈ میں 1995 کے تحت اندراج شدہ 36 اور گزٹ میں اندراج شدہ 43 اداروں کی معلومات پورٹل پر درج کرنے کو ترجیح دی جائے گی۔ یہ پورٹل نہایت اہم ہے اور آئندہ پیدا ہونے والی رکاوٹوں پر قابو پانے والا ہے۔ اس پر کسی قسم کا غلط فہمی پیدا کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ ریاستی وقف بورڈ کی جانب سے بیداری مہم پورے ریاست میں چلائی جائے گی۔ اس کے تحت جو ادارے 8-4-2025 سے پہلے کے ہیں، ان کی معلومات اب پورٹل پر دینا بالکل آسان ہے۔ اس کے نتیجے میں ریاست کے وقف اداروں کو نیا نمبر ملے گا۔ اس پورٹل پر تمام معلومات درج کرنے کا طریقہ نہایت ہی سہل ہے، یہ بات بھی خُسرو خان نے بتائی۔ اس موقع پر پورٹل کے بارے میں تفصیلی معلومات ضلع وقف افسر شعیب موسیٰ نے فراہم کیں، جبکہ موجود افراد کے سوالات کے جوابات نوڈل آفیسر شیخ سہیل نے دیے۔ اس وقت وقف بورڈ کے آڈٹ افسر سید فراست حسین، سید فیضان اور دیگر ملازمین موجود تھے۔ آخر میں خصوصی سپرنٹنڈنٹ خُسرو خان نے کہا کہ اگر کسی کو پورٹل کے بارے میں کوئی شبہ یا سوال ہو تو وہ ضلع وقف افسر، چھترپتی سنبھاجی نگر سے ملاقات کریں۔

## ایم ایل اے ادریس نائیکواڑی کا کامیاب شمالی مہاراشٹر دورہ

### اجیت پوار کی قیادت میں این سی پی مضبوطی کی جانب گامزن

دھولیہ (نامہ نگار) نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) کے اقلیتی سیل کے مہاراشٹر ریاستی صدر ایم اے لے ادریس نائک واڑی نے پارٹی کو مزید مضبوط کرنے کے لیے شمالی مہاراشٹر کے دوروزہ دورے کا آغاز کیا، جو مکمل طور پر کامیاب رہا۔ یہ دورہ 24 اگست سے 25 اگست تک اجیت دادا پوار، پرفل پٹیل، سنیل تٹکرے اور جلال الدین صاحب کی ہدایت پر جلگاؤں، دھولیہ اور نندربار اضلاع میں منعقد کیا گیا اس موقع پر ایم اے لے ادریس نائک واڑی نے مختلف اجلاسوں میں اقلیتی عہدیداران اور کارکنان سے خطاب کیا اور آئندہ ہونے والے ضلع پریشد، پنچایت سمیتی، نگر پنچایت، نگر پالیکا اور مہانگر پالیکا کے انتخابات میں بھرپور تیاری کرنے کی اپیل کی۔ ادریس نائک واڑی نے کہا کہ این سی پی کے قومی صدر اور ریاست کے مقبول نائب وزیر اعلیٰ اجیت دادا پوار کی قیادت میں حکومت تمام طبقات کو ساتھ لے کر چل رہی ہے۔ انھوں نے واضح کیا کہ اجیت دادا پوار نے شیواجی مہاراج، شاہو مہاراج، مہاتما پھولے، ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر اور یشونت راؤ چوہان کے افکار سے رہنمائی لیتے ہوئے ہمہ وقت سماج کے وسیع تر مفاد میں فیصلے کیے ہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ اقلیتی برادری کی تعلیمی، سماجی اور معاشی ترقی کے لیے اجیت پوار حکومت نے قابل قدر اقدامات کیے ہیں۔ جن میں اقلیتی وکاس مہامنڈل کو مستحکم کرنا، 1500 کروڑ روپے کے خصوصی فنڈ کی منظوری، مدارس و تعلیمی اداروں کے لیے بنیادی سہولیات، 450 اقلیتی اسکولوں اور 111 مدارس کی جدید کاری کے لیے فنڈز کی فراہمی شامل ہے۔ حکومت نے مدارس کے ترقیاتی بجٹ کو 2 لاکھ سے بڑھا کر 10 لاکھ روپے تک کردیا ہے۔ مزید برآں، ہر ضلع میں اقلیتی آیوکتالے (اقلیتی کمشنریٹ) کے قیام کے ذریعے حکومت نے سماج کے ہر طبقے کو ان کے حق کا انصاف دلانے کے لیے مضبوط اقدام اٹھائے ہیں۔ اس دورے کے دوران ہزاروں کارکنان نے این سی پی میں شمولیت اختیار کی، جس سے پارٹی کو شمالی مہاراشٹر میں مزید تقویت حاصل ہوئی۔ دورے کی کامیابی میں طاہر مرزا بیگ نے بطور کوآرڈینیٹر اور سید حسین اختر نے بطور میڈیا انچارج کلیدی کردار ادا کیا۔ اس موقع پر جلگاؤں ضلع کے سابق وزیر گلاب راؤ دیوکر، دھولیہ ضلع کے صدر سریش آنا سونونے، سابق ایم ایل اے ڈاکٹر فاروق شاہ، نندربار ضلع کے صدر ڈاکٹر ابھیجیت مورے اور دیگر اہم عہدیداران بھی موجود تھے۔ ایم اے لے ادریس نائک واڑی نے کہا کہ اجیت پوار کی ترقی پسند پالیسیوں اور عوام دوست اقدامات نے این سی پی کو اقلیتی طبقے میں نئی پہچان دی ہے اور آنے والے انتخابات میں این سی پی کو بھرپور فائدہ ہوگا۔

ملیہ گرلز ہائی اسکول کے خورشید سر کے فرزند شیخ زید کی منگنی امن لانس میں معززین کی موجودگی میں منعقد ہوئی اس موقع پر سماجی کارکن موسیٰ خان پٹھان نے شیخ زید کا استقبال کرتے ہوئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ ساتھ ہی پروفیسر سلمان سر، پروفیسر امر سر، کوثر خان، پروفیسر اسرار خان، ملیہ گرلز کے پرنسپل عرفان صدیقی سر، پروفیسر خورشید سر، وسیم سر، شیخ الطاف اور پروفیسر شہزاز خان سر بھی موجود تھے۔

## انجمن ترقی اردو ہند ناگپور شاخ کی تشکیل نو ڈاکٹر اظہر حیات

### سیکریٹری، ڈاکٹر اسد اللہ صدر اور ڈاکٹر کرن دھوڑ نائب صدر منتخب

ناگپور نامہ نگار۔ انجمن ترقی اردو ہند شاخ ناگپور کی جنرل باڈی کی ایک میٹنگ منعقد کی گئی۔ جس کی صدارت ڈاکٹر محمد اسداللہ نے فرمائی۔ میٹنگ کے آغاز میں عزیزی زید معروفی نے قرآن حکیم کی تلاوت کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد انجمن کے سیکرٹری ڈاکٹر اظہر حیات نے انجمن کی گزشتہ کارکردگی کا احوال پیش کیا۔ اس کے بعد حاضرین نے اردو کی ترقی و ترویج کے سلسلے میں مفید مشورے دیے۔ آخر میں انجمن کی تشکیل نو عمل میں آئی۔ اس کی رو سے ڈاکٹر اظہر حیات سیکرٹری اور ڈاکٹر اسد اللہ نے صدر کی حیثیت سے دوبارہ ذمہ داری قبول کرلی۔ جبکہ مسز ڈاکٹر کرن اشوک دھوڑ کو نائب صدر کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ اور جناب شیخ عبدالوحید نے خازن کی حیثیت سے ذمہ داری قبول فرمائی ہے۔ جبکہ ڈاکٹر شکیل جہانگیر، ڈاکٹر غلام السیدین ربانی، ڈاکٹر اظہر ابرار، پروفیسر محمد اسرار، ڈاکٹر ثمیر کبیر، جناب محب الامین، جناب ریحان کوثر، ڈاکٹر ریشماں تزئین، پروفیسر زرینہ سلیم ڈاکٹر نصرت مینو، ڈاکٹر ناہید سوری، ڈاکٹر صبیحہ خورشید اور ڈاکٹر روحینہ سید ایگزیکٹیو ممبر کی حیثیت سے شامل انجمن ہیں۔ واضح ہو کہ انجمن ترقی اردو شاخ ناگپور کا قیام 2004 میں عمل میں آیا تھا۔ ناگپور یونیورسٹی میں شعبہ اردو کے قیام اور مہاراشٹر راجیہ اردو اکادمی کے قیام کے حوالے سے انجمن کی کوششیں قابل قدر ہیں علاوہ ازیں ناگپور کے سنٹرل جیل میں مشاعرہ کا انعقاد ناگپور کی اردو تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ انجمن کے زیر اہتمام شہر میں ماہنا ادبی نشستوں کا انعقاد بھی اردو حلقوں میں یاد کیا جاتا ہے۔ انجمن کے نو منتخب تمام ممبران اردو زبان وادب کیے فروغ میں پر عزم ہیں۔ اس حوالے سے نیا لائحہ عمل بنایا جائے گا۔

## بیڑ میں 30 اگست کو حضرت مولانا حافظ محمد نور الحق قریشی قاسمی

### دامت برکاتہم العالیہ کی آمد پر مجالسِ ذکر وسلوک کا انعقاد

بیڑ (نمائندۂ تعمیر) خانقاہ مسجد، زم زم کالونی بیڑ میں ایک عظیم روحانی اجتماع مجالسِ ذکر وسلوک بروز ہفتہ، 30 اگست 2025 کو بعد نماز عصر نہایت عقیدت واحترام کے ساتھ منعقد ہونے جا رہا ہے۔ یہ بابرکت محفل قطبِ وقت، رکنِ شریعت و طریقت، حضرت مولانا حافظ محمد نور الحق صاحب قریشی قاسمی دامت برکاتہم العالیہ کی بابرکت آمد پر سجائی جارہی ہے۔ اس روحانی اجتماع کی نظامت صاحبزادۂ محترم حافظ فرقان صاحب مدظلہم العالی فرمائیں گے۔ پروگرام کا آغاز بیانِ حکیم الامت حضرت مفتی فضیل صاحب قاسمی اور درود وسلام سے ہوگا۔ بعد ازاں مفسرِ قرآن، خطیبِ بے مثال حضرت مولانا مصطفیٰ صاحب مظاہری مدظلہم (لاتور) خصوصی خطاب فرمائیں گے۔ بعد نمازِ مغرب وعشاء، سہ پہر 3 بجے سے ذکر وبیعت اور تجدید عہد کی محفل بھی منعقد ہوگی، ان شاء اللہ۔ منتظمین نے تمام اہلِ ایمان اور عاشقانِ طریقت سے کثیر تعداد میں شرکت کی اپیل کی ہے۔ محفل کے اختتام پر ضیافت کا بھی خصوصی انتظام رہے گا۔ رابطہ نمبر: 8983644898 / 8788636656 سلسلۂ عالیہ چشتیہ صابریہ نظامیہ بیڑ

# ایشین حج وعمرہ ٹورز کے بیڑ آفس کا شاندار افتتاح، معززین کی شرکت

بیڑ (نامہ نگار) ایشین ٹور اینڈ ٹراویلز ممبئی کے بیڑ برانچ کا افتتاح بھیم چوک، ایک مینار مسجد کے قریب باضابطہ طور پر عمل میں آیا۔ افتتاحی تقریب میں علمائے کرام کے ساتھ شہر کے معززین نے بڑی تعداد میں شرکت کی اور ٹور کے منتظمین نصیر احمد خان، سید مظہر علی اور سید عمر علی کو مبارکباد پیش کی۔ شرکاء میں سابق ممبران اسمبلی، ارکان بلدیہ، تاجر، صحافی، ڈاکٹرز، وکلاء، اساتذہ، وزندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد شریک رہے کمپنی کو حج وعمرہ خدمات کے شعبے میں 31 سال کا کامیاب تجربہ ہے اور اب تک 500,31 سے زائد حجاج کرام کو سہولیات فراہم کرچکی ہے۔ بیڑ میں برانچ کے قیام سے مقامی عازمین کو حج وعمرہ کے سلسلے میں مزید آسانیاں میسر آئیں گی۔

# بس کنڈکٹر سے سپر سٹار بننے والے رجنی کانت جو ۵۰ رسال سے انڈیا میں 'مزدور طبقے کے ہیرو' ہیں

بہ شکریہ بی بی سی اردو

شوبز میں طویل عرصے تک جگہ بنائے رکھنا ایک مشکل کام ہے۔

انڈین سپر سٹار رجنی کانت کے لیے فلموں کے 50 سال محض نام بنائے رکھنے تک محدود نہیں بلکہ وہ مسلسل راج کی علامت ہیں۔ انھوں نے سینیما گھروں کو مندروں میں بدل دیا جہاں ناظرین عقیدت مندوں کی طرح ان کے گن گاتے ہیں۔

ان کا زیادہ تر کام تمل فلم انڈسٹری میں رہا جہاں ان کی فلموں نے کئی نسلوں کو لطف اندوز کیا ہے۔

1975 میں ایک نوجوان 'شیواجی راؤ گیکواڑ'، جو بعد میں رجنی کانت کے نام سے مشہور ہوئے، مدراس (اب چنئی) کے فلم 'اپوروا راگنگل' کے سیٹ پر پہنچے۔ وہاں انھوں نے ایک مختصر لیکن یادگار کردار میں ایک دبنگ شخص کا کردار ادا کیا۔

تقریباً پانچ دہائیوں اور 170 فلموں کے بعد رجنی کانت کی نئی فلم 'کولی' رواں برس 14 اگست کو ریلیز ہوئی۔ اس فلم میں ان کے فلمی سفر کا جشن منایا گیا ہے اور اس کی کہانی کچھ حصوں میں ان کی اپنی زندگی سے مماثلت رکھتی ہے۔

اس میں وہ ایک مزدور طبقے کے ہیرو کا کردار ادا کرتے ہیں جو ایک دولت مند اور جابر ولن سے مقابلہ کرتا ہے۔

74 سالہ یہ سپر سٹار اپنے آپ میں ایک عظیم رجحان ہیں۔ ان کے لیے مندر بنائے گئے ہیں، فلم پروموشنز کے دوران ان کی تصاویر جہازوں پر سجائی جاتی ہیں اور دور دراز جاپان میں انھیں وہی محبت ملتی ہے جو عام طور پر مقامی ستاروں کے لیے مخصوص ہے۔

رجنی کانت کی کہانی ایک 'باہر سے آنے والے' شخص کی کہانی ہے جو انڈین سینیما کا سب سے محبوب ستارہ بن گیا۔ ایک مزدور طبقے کا ہیرو جس کے مداح زبان، طبقے اور جغرافیائی حدود سے ماورا ہیں۔

ان کی زندگی غربت سے لے کر بے مثال شہرت تک کا ایک غیر معمولی سفر ہے، جس نے انھیں دادا صاحب پھالکے ایوارڈ (انڈیا کا سب سے بڑا فلمی اعزاز) اور پدم بھوشن (دوسرا سب سے بڑا شہری اعزاز) دلایا۔

لاکھوں مداحوں اور تقریباً 50 ہزار فین کلبوں کے لیے یہ سالگرہ ان کے ہیرو کو خراج تحسین پیش کرنے کا ایک اور موقع ہے۔

ان کے لیے وہ ایک دیوتا کی مانند ہیں جن کی عظمت افسانوی ہے۔ ایک پرجوش مداح اے راجندرن کہتے ہیں 'دیوتاؤں کو کسی نہ کسی شکل میں ظاہر ہونا پڑتا ہے۔ رجنی کانت کے اندر وہ طاقت ہے جو ہمیں ان کی طرف متوجہ کرتی ہے۔'

نمن رام چندرن جو A Definitive:Rajinikanth Biography کے مصنف ہیں، لکھتے ہیں کہ رجنی کانت کے مداح وال سٹریٹ کے بینکرز سے لے کر تمل ناڈو کی دھوبن تک پھیلے ہوئے ہیں۔

ان کے مطابق رجنی کانت کے پردے پر جادو کی اصل وجہ یہ ہے کہ وہ عام آدمی کے خواب کو حقیقت کا روپ دے سکتے ہیں۔ یہ خواب کہ اپنی انسانیت کو برقرار رکھتے ہوئے تمام مشکلات پر قابو پایا جائے۔

2015 میں ان پر بننے والی دستاویزی فلم 'فار دا لو آف آمین' (نکولسی اور جوؤ جیت پال کی بنائی ہوئی) نے اس جنون کو پردے پر بخوبی دکھایا۔ جس میں مداح اپنے گھر گروی رکھتے ہیں، خاندانی زیورات بیچتے ہیں اور فلم کی ریلیز کو زندگی کا سب سے بڑا تہوار سمجھتے ہیں۔

جیسا کہ ہدایتکارہ کلسی نے کہا 'یہ محض فین ہونا نہیں، یہ ایک شناخت ہے۔ رجنی وہی ہیں جو یہ لوگ بننا چاہتے ہی۔ سادہ، با اخلاق، مگر وقت آنے پر طاقتور۔'

چنئی میں ان کا گھر ہزاروں مداحوں کے لیے ایک مزار کی حیثیت رکھتا ہے جہاں لوگ صرف ایک جھلک دیکھنے، دعا لینے یا نومولود کے نام کی دعا کروانے کے لیے آتے ہیں۔

2016 میں ایئر ایشیا نے ان کی فلم کبالی کی ریلیز کے موقع پر ایک طیارے پر ان کی تصویر لگائی۔ گویا ان کی شبیہ فلم کو آسمانوں تک لے گئی ہو۔

رجنی کانت کے فین کلبوں کا جنون اکثر سماجی خدمت میں بھی جھلکتا ہے۔

خون کے عطیات والے کیمپ، ریلیف ڈرائیوز اور کمیونٹی ایونٹس ان کے نام پر منعقد کیے جاتے ہیں۔

ان کی بیٹی ایشوریا رجنی کانت اپنی کتاب Standing on an Apple Box میں لکھتی ہیں: 'میرے والد گھر پر کبھی سپر سٹار کی طرح برتاؤ نہیں کرتے۔ وہ صرف فلموں کی شوٹنگ کے دوران اداکار والا برتاؤ کرتے ہیں۔'

رجنی کانت کے فین کلچر میں فلم اور زندگی کی حدیں دھندلا جاتی ہیں۔ ہر فلم کی ریلیز ایک مذہبی رسم کی طرح ہوتی ہے۔ میں نے خود بطور نئی رپورٹر کئی بار پہلے دن کے پہلے شو پر یہ جنون دیکھا ہے۔

پردے پر سکے اچھالے جاتے ہیں، کافور جلایا جاتا ہے، پھول برسائے جاتے ہیں، بڑے بڑے کٹ آؤٹس پر دودھ چڑھایا جاتا ہے اور مداح ان کا نام لے کر چلاتے ہیں۔

رجنی کانت کی فلم دیکھنا محض ایک شو نہیں بلکہ ایک میلے جیسا تجربہ ہے جس میں سٹریٹ کریڈ، مزدور طبقے کا فخر، اجتماعی خوشیاں اور جنون نظر آتا ہے۔

تین گھنٹے تک چلنے والے اس سفر میں مافوق الفطرت انصاف، مزاح، رومانس اور انتقام دکھایا جاتا ہے اور جیسے ہی فلم ختم ہوتی ہے، سینما ہال پاپ کارن سے ایسے بھر جاتے ہیں جیسے کنفیٹی پھینکی گئی ہو۔ باہر سڑکوں پر مداح خوشی کے نعرے لگاتے اور جشن مناتے نکل آتے ہیں۔

اس سال یہ جوش اپنی انتہا کو پہنچ گیا ہے۔ مدورائی ضلع میں ایک مداح نے رجنی کانت کے لیے باقاعدہ مندر تعمیر کیا ہے جسے 5500 سے زیادہ پوسٹروں اور تصویروں سے سجایا گیا ہے اور وہاں ان کے مجسمے کی پوجا کی جاتی ہے۔

رجنی کانت چار بہن بھائیوں میں سے ایک ہیں۔ ان کا بچپن غربت میں گزرا۔ ان کے والد پولیس کانسٹیبل تھے۔

رجنی کانت یاد کرتے ہوئے کہتے ہیں 'جب میں نے کالج چھوڑا تو میرے والد نے مجھے قلی (پورٹر) کا کام کرنے بھیج دیا۔'

بعد ازاں ایک رشتہ دار نے ان کے لیے بس کنڈکٹر کی نوکری کا بندوبست کیا۔

تھیٹر کے لیے ان کا شوق دیکھ کر ایک دوست نے چندہ جمع کیا تاکہ انھیں سرکاری ادارے 'مدراس فلم انسٹی ٹیوٹ' میں داخلہ دلوایا جا سکے۔ یہیں تمل فلم ساز کے بالا چندر نے ان کے فن کو پہچانا اور 1975 میں انھیں پہلا کردار دیا۔

رجنی کانت اس وقت کے تمل سینما کے روایتی ہیروز سے بالکل مختلف تھے۔ ایم جی رام چندرن جیسے افسانوی ہیروز گوری رنگت اور نرم لہجے کے مالک تھے۔ لیکن رجنی کانت کی سانولی رنگت، دیہی لب ولہجہ اور اسٹریٹ سٹائل ہی ان کی فلمی شناخت کا خاصہ بن گئی۔

رجنی کانت کی اس مقبولیت کا ایک بڑا راز ان کے کہانیوں کے انتخاب اور ادا کیے گئے کرداروں کی وسعت میں چھپا ہے۔

انھوں نے اپنے کیریئر کا آغاز اینٹی ہیرو اور ولن کے کرداروں سے کیا جو فلموں اپوروا راگنگل، موندرو مدچو اور پتھینارو وتھیسیلے میں مقبول ہوئے۔ بعد میں وہ اخلاقی پیچیدگی والے کرداروں میں نظر آئے جیسے اوارگل، جانی، ملوم مالارم، اور جذباتی کرداروں میں بھی جیسے بھوانا اور وکیل ویکوری۔

1980 میں بلاک بسٹر بلا نے رجنی کانت کو ایکشن ہیرو کے طور پر متعارف کروایا۔ بعد میں وہ ہٹ تمل فلموں، کئی مشہور بالی وڈ فلموں اور یہاں تک کہ امریکی فلم بلڈ سٹون میں بھی نظر آئے۔

1990 کی دہائی سے وہ بڑے اور منفرد ہیرو کے کردار اور روحانی شخصیات جیسے شری راگھووندھر ار اور بابا کے کرداروں لیے مشہور ہوئے۔ 1998 میں ان کی فلم موتھو جاپان میں غیر متوقع طور بہت مقبول ہوگئی۔

ان کی فلمیں جیسے سواجی اور اینتھرین جس میں انھوں نے روبوٹ کا کردار ادا کیا، بھی بلاک بسٹر ثابت ہوئیں۔ صحت کے مسائل کے باوجود ان کی فلمیں ہمیشہ ہی شاندار کامیابی حاصل کرتی رہیں۔

ایک وقت تھا جب رجنی کانت کے سگریٹ پھینکنے والے انداز، دھوپ کے چشمے کی ٹوئسٹ اور طنزیہ مزاح سے بھرپور ڈائیلاگز کی وجہ سے نقاد انھیں صرف 'سٹائل کنگ' کے طور پر دیکھتے تھے۔

لیکن ان کے کرداروں میں شامل اصول، وفاداری، حوصلہ، مزاح اور انصاف، یہ چیزیں ہمیشہ سے ہی سب کے لیے اہم اور قابل احترام رہی ہیں۔

فلم ساز ایس پی متھورامان جن کے ساتھ انھوں نے 25 فلموں میں کام کیا، ان کی کامیابی کا راز 'محنت، لگن، نیک نیتی اور ساتھی اداکاروں، پروڈیوسرز اور ڈسٹری بیوٹرز کے ساتھ ذمہ دارانہ رویے' کو قرار دیتے ہیں۔

تمل ناڈو میں جہاں ان کے بہت سے فلمی ساتھی سیاست میں قدم رکھ چکے ہیں، رجنی کانت نے بھی اس میدان میں ہلکی پھلکی دلچسپی دکھائی لیکن کبھی اپنی سیاسی جماعت بنائی اور نہ ہی انتخابات میں حصہ لیا۔ اس طرح وہ ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔ وہ مکمل طور پر سیاستدان نہیں لیکن اپنے مداحوں کے لیے ہمیشہ ایک اخلاقی رہنما کی حیثیت رکھتے ہیں۔

فلمی مورخ تھیوڈور باسکاران کہتے ہیں کہ تمل سینما کے سب سے بڑے ستارے ایسے مقام پر ہوتے ہیں جو کبھی عوامی دیوتاؤں کا ہوا کرتا تھا۔

رجنی کانت صرف ایک مشہور شخصیت نہیں بلکہ ان کا اثر ان مداحوں کی عقیدت میں نظر آتا ہے جو صبح سویرے دودھ اور مالا لے کر قطار میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ وہ یقین رکھتے ہیں کہ ان کا ہیرو نہ صرف ان کے خوابوں کو رنگین بنا سکتا ہے بلکہ ان کی زندگی میں جادو بھی بھر سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆

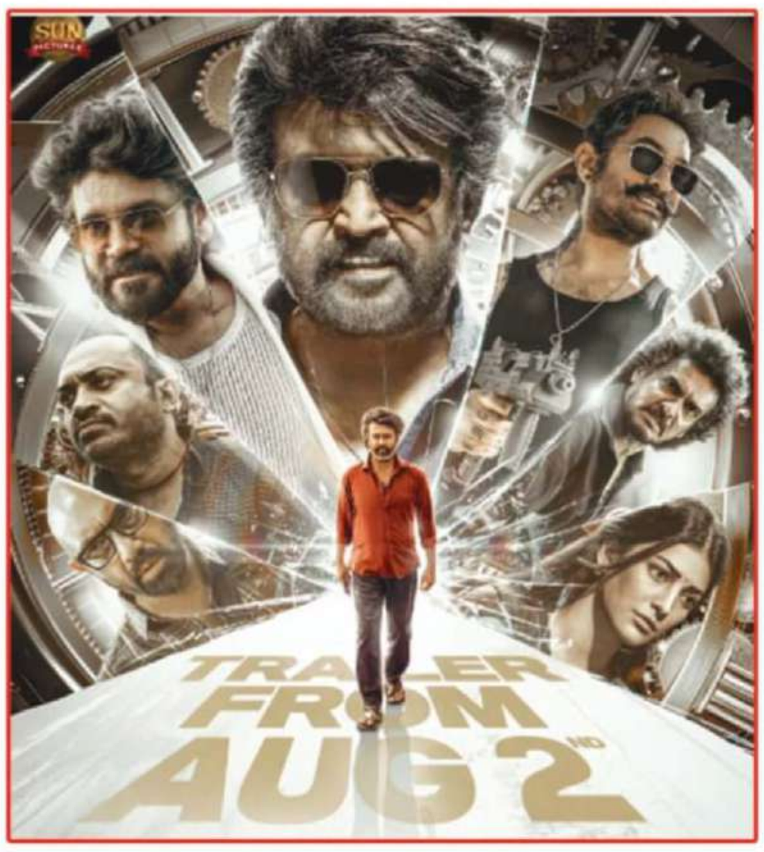


---

# اگر ہیما مالنی ڈریم گرل تھیں تو سائرہ بانو بیوٹی کوئین تھیں

بالی ووڈ میں سائرہ بانو کا شمار ایسی اداکاراؤں میں ہوتا ہے جنہوں نے 60 اور 70 کی دہائی میں اپنی دلکش اداؤں اور بہترین اداکاری سے فلم بینوں کو اپنا دیوانہ بنایا۔ سائرہ بانو کی پیدائش 23 اگست 1944 میں ہوئی تھی۔ ان کی ماں نسیم بانو 30 اور 40 کی دہائی کی معروف اداکارہ تھیں جو پری چہرہ نسیم کے نام سے مشہور تھیں۔ سائرہ بانو کا بچپن لندن میں گزرا اور وہیں سے انہوں نے تعلیم حاصل کی۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد سال 1960 میں وہ ممبئی آ گئیں۔ اس دوران ان کی ملاقات فلمساز و ہدایت کار ششدھر مکھرجی سے ہوئی جنہوں نے ان کی صلاحیت کو پہچانا اور اپنے چھوٹے بھائی سبودھ مکھرجی سے ملنے کا مشورہ دیا۔ سبودھ مکھرجی ان دنوں اپنی فلم 'جنگلی' کے لئے کسی نئی ہیروئن کی تلاش میں تھے۔ انہوں نے سائرہ کو اپنی فلم میں کام کرنے کی پیشکش کی جسے سائرہ نے بلا تاخیر قبول کرلیا۔ سال 1961 میں فلم 'جنگلی' ریلیز ہوئی۔ اس فلم میں ان کے ہیرو شمی کپور تھے۔ فلم میں سائرہ نے کشمیری دوشیزہ کا کردار ادا کیا تھا۔ بہترین نغموں اور عمدہ موسیقی سے آراستہ اس فلم نے زبردست کامیابی حاصل کی۔ اس فلم نے نہ صرف سائرہ بلکہ شمی کپور کو بھی بالی ووڈ میں ایک اسٹار کے طور پر شناخت دلائی۔ اس دور کی طرح آج بھی اس فلم کے نغمے سامعین کو مسحور کر دیتے ہیں۔ سائرہ بانو کو بیوٹی کوئین کہا جاتا تھا۔ راجندر کمار کے ساتھ ان کی جوڑی کو بہت پسند کیا گیا۔ 1966ء میں انہوں نے دلیپ کمار سے شادی کرلی۔ ان کی مشہور فلموں میں آئی ملن کی بیلا، گوپی، آدمی اور انسان، پڑوسن اور وکٹوریہ نمبر 203 قابل ذکر ہیں۔

# پہلی کشمیری گلوکارہ پر مبنی فلم 'سانگس آف پیراڈائز'

پرائم ویڈیو کی فلم 'سانگس آف پیراڈائز' کے پریمیئر کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ یہ فلم پدم شری ایوارڈ یافتہ راج بیگم کی خصوصی کہانی اور سفر پر مبنی ہے۔ ایکسل انٹرٹینمنٹ کے ذریعہ پیش کردہ اور ایپل ٹری پکچرز پروڈکشن اور رینزو فلمز پروڈکشن کے ذریعہ تیار کردہ، یہ کہانی کشمیر کی پہلی مشہور پلے بیک گلوکارہ کی موسیقی، ہمت اور مضبوط جذبے کو ظاہر کرتی ہے۔ جس نے نہ صرف وہاں کی خواتین کو متاثر کیا بلکہ انڈسٹری کو ایک نئی سمت بھی دی۔ دانش رینزو کی ہدایت کاری میں اور نرنجن آئینگر اور سنایانا کچرو کے ساتھ ان کے لکھے ہوئے گانے، پیراڈائز میں ایک شاندار کاسٹ ہے۔ جس میں صبا آزاد اور سونی رازدان دو مختلف ٹائم لائنز میں نور بیگم کے طور پر مرکزی کردار میں ہیں۔ زین خان درانی، شیبا چڈھا، تروک رینا اور للے ڈوبے کے ساتھ وادی کے خوبصورت پس منظر کے خلاف سیٹ کی گئی یہ فلم ہمت، شناخت اور بہادری کو تلاش کرتی ہے۔ پیراڈائز کے گانے کا پریمیئر 29 اگست کو ہندوستان اور 200 ممالک اور خطوں میں صرف پرائم ویڈیو پر ہوگا۔

# وار 2 کی ناکامی کے بعد این ٹی آر کی توجہ ڈریگن پر

وائی آر ایف نے جونیئر این ٹی آر پر بڑا جوا کھیلا۔ انہوں نے جنوب میں اپنی گرفت قائم کرنے کے لیے ایک بڑی حکمت عملی اپنائی اور اسے ویلن بنا کر وار 2 میں متعارف کروایا گیا لیکن کیا ہوا؟ ہوا یہ کہ وہ اچھی کہانی بنانے میں ناکام رہے۔ ایک طرف تیلگو شائقین نے کہا ہے کہ این ٹی آر کو صحیح طریقے سے پیش نہیں کیا گیا۔ بعض مقامات پر ان کی اداکاری پر بڑے سوالات اٹھائے گئے ہیں لیکن کچھ بھی ہو ریتک روشن کی فلم 7 دنوں میں ہی برباد ہوگئی۔ اب تک یہ ہندوستان میں 200 کروڑ کو بھی پار نہیں کر پائی جبکہ اس بجٹ 400 کروڑ ہے۔ وار کی ناکامی کے درمیان، جونیئر این ٹی آر کے لیے بڑی منصوبہ بندی شروع ہوگئی ہے۔ وار 2 اپنے بجٹ کی وصولی سے بہت دور ہے لیکن جونیئر این ٹی آر کی اگلی فلم پر ایک اپ ڈیٹ آیا ہے۔ وہ پرشانت نیل کے ساتھ اس پر کام کر رہے ہیں۔ فلم کا نام ڈریگن بتایا جا رہا ہے۔ جونیئر این ٹی آر کی اگلی بڑی تیاری سے پہلے 15 کروڑ کہاں گئے؟ اب فلم کے حوالے سے ایک بڑی خبر سامنے آئی ہے۔ حال ہی میں ایک رپورٹ شائع ہوئی تھی۔ جس سے یہ بات سامنے آئی کہ جونیئر این ٹی آر کی اگلی فلم 'ڈریگن' کی ٹیم نے بڑے پیمانے پر سیٹ بنایا ہے۔ یہ سیٹ گھریلو احساس دے گا، جس پر 15 کروڑ روپے خرچ کیے گئے ہیں۔ دراصل یہ سیٹ فلم کی کہانی کے لیے بہت اہم تھا۔ یہ سیٹ صرف فلم میں جونیئر این ٹی آر کے کردار کے لیے بنایا گیا ہے۔ ایک ہی وقت میں بنانے والوں نے سیٹ کی ہر تفصیل پر بہت زیادہ توجہ دی ہے۔ جس میں کلر پیلیٹ، دستکاری کی اشیاء اور دیوار پر لٹکی ہوئی چیزیں شامل ہیں۔

---

# آریان خان کی 'دی بیڈز آف بالی وڈ'

## تمام ریکارڈز توڑ دے گی: کرن جوہر

بالی وڈ سٹار شاہ رخ خان کے بیٹے آریان خان کی ہدایکاری میں بننے والی ویب سیریز 'دی بیڈز آف بالی وڈ' کا ٹریلر اتوار کو جاری کیا گیا۔ 'دی بیڈز آف بالی وڈ' آریان خان کی ڈیبیو ویب سیریز ہے جس کا ٹریلر اتوار کے دن بڑے جوش وخروش سے جاری کیا گیا۔ ٹریلر زیادہ تر ناظرین کی توقعات پر پورا اترا اور خوب داد سمیٹی۔ کئی فنکاروں اور مداحوں نے اس ٹریلر کو سراہا جن میں کرن جوہر جو خان خاندان کے قریبی دوست ہیں، بھی شامل تھے۔ کرن کا ماننا ہے کہ جب یہ شو نیٹ فلکس پر ریلیز ہوگا تو یہ تمام ریکارڈز توڑ ڈالے گا۔ کرن جوہر نے اپنی انسٹاگرام سٹوری پر لکھا کہ 'آریان! تم سے محبت ہے! یہ شو تمام ریکارڈز توڑ دے گا! مجھے تم پر بہت فخر ہے۔' کرن جوہر نے اداکار لکشیا کو بھی نیک خواہشات دی، جو کہ اس سیریز کے مرکزی اداکاروں میں شامل ہیں۔ انہوں نے لکھا کہ 'ہمارا لڑکا اس شاندار سیریز میں مرکزی کردار میں جگمگا رہا ہے، یہ دیکھ کر بہت فخر محسوس ہو رہا ہے! ریڈ کارپٹ تمہارے لیے تیار ہے لکشیا جاؤ، چھا جاؤ۔' یاد رہے کہ لکشیا نے نکھل ناگیش بھٹ کی بار ایکشن فلم 'کل' میں کام کیا

# سنیتا آہوجا گووندا سے طلاق کیلیے عدالت پہنچ گئیں؛ سنگین الزامات لگائے

بالی ووڈ کے سپر اسٹار گووندا کی اہلیہ نے شادی کے 38 سال بعد اداکار سے طلاق لینے کے لیے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹا دیا۔ بھارتی میڈیا کے مطابق سنیتا آہوجا نے گووندا کے خلاف ہندو میرج ایکٹ 1955 کی مختلف دفعات کے تحت باندرہ فیملی کورٹ میں طلاق کی درخواست دائر کی۔ سنیتا آہوجا نے مبینہ طور پر سنگین الزامات بھی لگائے ہیں جن میں غیر ازدواجی تعلق، حق تلفی اور بے وفائی شامل ہیں۔ بھارتی میڈیا نے دعویٰ کیا کہ طلاق کا مقدمہ دسمبر 2024 میں دائر کیا گیا تھا جس پر عدالت نے گووندا کو 25 مئی کو طلب کیا تھا۔ اداکار کی اہلیہ وقت کی پابندی کے ساتھ عدالت میں پیش ہوتی رہیں لیکن گووندا مسلسل غیر حاضر رہے ہیں۔ عدالت کی جانب سے بار بار نوٹس کے باوجود گووندا نہ تو سماعتوں میں حاضر ہوئے اور نہ ہی کاؤنسلنگ سیشنز میں شریک ہوئے۔ عدالت رواں برس جون سے دونوں کے درمیان معاملات طے کرنے کی کوشش کر رہی ہے لیکن گووندا کی عدم دلچسپی کے باعث ایسا نہ ہو پایا۔ حال ہی میں سنیتا آہوجا نے اپنے یوٹیوب چینل پر آبدیدہ لہجے میں کہا کہ میں نے ہمیشہ ماں (کالی ماتا) سے خوشحال شادی کی دعا مانگی اور پھر انھوں نے مجھے گووندا اور دو خوبصورت بچے بھی دیئے۔ سنیتا آہوجا نے مزید کہا کہ جو کوئی بھی میرا گھر توڑنے کی کوشش کرے گا، اسے دیوی کی سزا ضرور ملے گی۔ ایک اچھے آدمی اور اچھی عورت کو تکلیف پہنچانا درست نہیں۔ یاد رہے کہ جوڑی کے درمیان فروری میں کشیدگی کی خبریں اس وقت زور پکڑ گئیں جب سنیتا نے سوشل میڈیا پر اپنے نام سے 'آہوجا' ہٹایا اور یہ بھی انکشاف ہوا کہ وہ اور گووندا برسوں سے الگ رہ رہے ہیں۔ تاہم دونوں نے ہی کچھ دنوں کی خاموشی کے بعد طلاق کی خبروں کی تردید کی تھی لیکن اب لگتا ہے کہ یہ رشتہ واقعی آخری مرحلے میں ہے۔ اس وقت یہ بات بھی کھلی تھی کہ گووندا کی 30 سالہ مراٹھی اداکارہ سے بڑھتی قربتیں طلاق کی وجہ ہوسکتی ہیں۔ بعد ازاں ان کے وکیل نے بھی تصدیق کی تھی کہ اگرچہ جوڑے نے چھ ماہ قبل طلاق کیلیے درخواست دائر کی تھی لیکن وہ دوبارہ اکٹھے ہو رہے تھے۔ دوسری طرف گووندا اب تک مکمل طور پر خاموش ہیں۔ مداح بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں کہ وہ اپنی بیوی کے الزامات پر کب اور کیا جواب دیں گے۔ شوبز مبصرین کا کہنا ہے کہ یہ مقدمہ بالی ووڈ کی ان مشہور شادیوں میں سے ایک کو ختم کر سکتا ہے جسے برسوں تک "آئیڈیل کپل" سمجھا جاتا رہا ہے۔

# ہاں، میں ایک اور شادی کرنا چاہتی ہوں: ملائیکہ

بالی ووڈ اداکار ارباز خان کی سابقہ اہلیہ ڈانسر و ماڈل ملائیکہ اروڑہ نے دوسری شادی کی خواہش کا اظہار کر دیا۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق ایک حالیہ انٹرویو میں 51 سالہ ملائیکہ اروڑہ نے دوسری شادی سے متعلق ایک سوال کے جواب میں کہا کہ وہ محبت پر اب بھی یقین رکھتی ہیں اور دوسری شادی کیلئے انہوں نے کبھی 'نہ' نہیں کہا۔ ملائیکہ کا کہنا تھا کہ جب ارباز خان سے ان کی شادی ہوئی تب وہ بہت کم عمر تھیں۔ انہوں نے نوجوان لڑکیوں کو پیغام دیا کہ شادی کا فیصلہ لینے میں جلد بازی نہ کریں اور زندگی کو سمجھیں اس کے بعد ہی شادی کریں۔ بالی ووڈ اسٹار کا یہ بیان سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہا ہے اور ناقدین اس پر بھرپور تبصرے کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ محبت کی شادی کرنے والے ارباز اور ملائیکہ شادی کے 18 سال بعد ایک دوسرے سے علیحدہ ہوگئے تھے۔ 2017 میں ارباز سے طلاق کے بعد ملائیکہ اگلے ہی برس اداکار ارجن کپور کیساتھ تعلقات میں آ گئیں تھیں تاہم 2024 میں ان کا یہ رشتہ بھی ختم ہوگیا۔ دوسری جانب ارباز نے ملائیکہ اروڑہ سے طلاق کے کئی برسوں بعد 2023 میں بالی ووڈ کی ایک مشہور میک اپ آرٹسٹ سے دوسری شادی کرلی تھی۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E-SIASAT
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

## ڈاکٹر رونق جمال

**درگ چھتیس گڑھ**

# ہندوستان کو جوڑے رکھنا ہے تو، گندی سیاست سے توبہ کرنا ہوگا

## پہلے جنتا پارٹی اور اب بھارتی جنتا پارٹی نے آر ایس ایس کے ایجنڈے کو آگے بڑھاتے ہوئے سب سے پہلے سکیولرازم کو نشانہ بنایا ہے۔

آج ملک پر نظر ڈالی جائے تو ملک میں افراتفری، بے چینی، بے یقینی اور اگلے پل کی بے بھروسہ سانسوں نے جینا محال کر رکھا ہے۔ وجہ ہے گندی سیاست۔ سیاست دو قسم کی ہوتی ہے۔ صحت مند سیاست جو ملک کو جوڑ کر رکھنے اور ملک و عوام کو آگے بڑھانے کا کام کرتی ہے۔ دوسری بیمار سیاست جو ملک کو توڑنے، عوام کو پریشان کرنے اور برباد کرنے کا کام کرتی ہے۔ جسے عام زبان میں گندی سیاست کہتے ہیں۔ جو صرف پارٹی اور اپنے مفاد میں کی جاتی ہے۔ بیمار سیاست دیر پا بھی نہیں ہوتی ہے۔ بیزار ہو کر عوام گندی سیاست اور گندی سیاست کے پیرو کاروں سے نجات پانا چاہتے ہیں۔ آج ملک میں جو سیاست رائج ہے وہ بیمار یا گندی سیاست ہے۔ جس کی وجہ سے ملک پریشان ہے۔ پارٹی کوئی بھی ہو عوام ملک میں سکون چاہتے ہیں کیونکہ ملک کے سکون میں ہی ان کا سکون ہوتا ہے۔ کوئی بھی پرسکون ملک ہی ترقی کر سکتا ہے آگے بڑھ سکتا ہے۔ بے سکونی ملک کو بربادی کی کھائی کی جانب لے جاتی ہے۔ افسوس کے ساتھ لکھنا پڑ رہا ہے کے ہمارا ملک بربادی کی کھائی کی جانب بڑھ رہا ہے۔ حالانکہ فی الحال رفتار دھیمی ہے یعنی ابھی بھی وقت ہے ملک کو برباد ہونے سے بچانے کا۔ کرنا بھی کچھ زیادہ نہیں ہے صرف بیمار سیاست کو صحت عطا کرنا ہے۔ گندگی کو سیاست سے دودھ کی مکھی کی مانند نکال کر پھینکنا ہے۔ حال میں اقتدار پر قابض پارٹی اور حکومت سابقہ پارٹیوں اور حکومتوں پر الزام عائد کرتی ہے کے انہوں نے یہ غلط کیا یا وہ غلط کیا۔ جو بھی کیا وہ عوام کو خاص کر مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے کیا ہے۔ ہندی میں گودی میڈیا والے کہتے ہیں تشٹی کرن کی راج نیتی۔ سابقہ پارٹیوں اور حکومتوں سے عوام مطمئن تھے۔ ملک میں بھائی چارہ اور ایکتا تھی۔ ہندو مسلمان سکھ عیسائی مل جل کر رہتے تھے۔ نفرت کا نام و نشان نہیں تھا۔ سابقہ حکومتوں نے مصلحتاً ملک اور عوام کو جوڑ کر رکھنے کے لئے یہ پالیسی اپنائی تھی۔ اسی پالیسی کی بدولت ملک ترقی کرتا رہا اور دنیا میں طاقتور بن کر ابھرا ہے۔ ساری دنیا ہندوستان کے سیکولرازم کی مداح ہے اور تعریف کرتی ہے۔ اس سے پہلے کبھی کسی وزیر اعظم کو غیر ممالک کے دوروں کے وقت اپنے نام کا وظیفہ کروانا پڑتا تھا نہ دورے سے پہلے دورے کو کامیاب بتانے اور غیر ملک میں اپنی شہرت کو دکھانے جھوٹی واہ واہی کروانا پڑتا تھا نہ غیر ممالک کے حکمرانوں کے زبردستی ہاتھ پکڑ پکڑ ہاتھ ملانا پڑتا تھا بلکہ سابقہ وزراء اعظم کا کام اور ہندوستان کے عوام کے درمیان ان کی مقبولیت غیر ممالک کے صدور و وزراء اعظم کو ان کی تعظیم کرنے پر مجبور کرتی تھی۔ سابقہ پارٹیوں میں سب سے زیادہ سال کانگریس کے وزرائے اعظم رہے نہرو جی، اندرا جی، راجو گاندھی، من موہن سنگھ، نرسمہا راؤ ان سب کی پالیسی تھی ملک کی سالمیت کو برقرار رکھنا۔ سب کو ساتھ لے کر چلنا۔ سیکولرازم کو زندہ رکھنا۔ آزادی کے لئے جان قربان کرنے والوں کی روح کو پرسکون رکھنا اور دنیا میں ترنگے کی شان کو بنائے رکھنا۔ اس کے لئے انہوں نے جان کی قربانیاں تک دی ہیں۔ ملک پر کسی طرح کی آنچ آنے دی اور نہ ملک کے سیکولرازم پر۔ لیکن پہلے جنتا پارٹی اور اب بھارتی جنتا پارٹی نے آر ایس ایس کے ایجنڈے کو آگے بڑھاتے ہوئے سب سے پہلے سیکولرازم کو نشانہ بنایا ہے۔ ہندو مسلم کے درمیان نفرت کی دیوار کھڑی کردی ہے۔ کرسچن اور سکھوں کو دوم درجے کے باشندے بنا دیا ہے۔ اور ہندو مسلم، مندر مسجد کی گندی سیاست کی آگ میں نفرت کا تیل ڈال کر بھائی چارے اور سیکولرازم کو برباد کر کے اقتدار تو حاصل کرلیا ہے مگر ملک کی سالمیت کے لئے خطرہ بن گئے ہیں۔ عوام سے جھوٹے وعدے کرنا، نوجوان کو سبز خواب دکھانا، پکوڑے بیچنے کی مشورے دینا۔ کسانوں کے ساتھ سوتیلا سلوک کرنا ملک کو مسلسل کمزور کر رہا ہے۔ ہندوؤں کو خطرے میں بتا کر ہندوستان کو ہندو راشٹر بنانے کی جدوجہد نے ہندوستان کی ترقی کی راہوں میں کانٹے بچھا دیئے ہیں۔ ملک کے ہزاروں ارب پتی ملک چھوڑ کر دوسرے ممالک میں جا کر سکون سے کاروبار کر رہے ہیں۔ ملک چھوڑ کر جانے والوں کی تعداد میں ہر روز اضافہ ہو رہا ہے۔ ووٹ پر قبضہ کرنے کے لیے انکم ٹیکس اور جی ایس ٹی کے نام پر وصولی کر کے مفت اناج تقسیم کرنا، بہنوں کی مدد کے نام پر ہر ماہ خواتین کو دو چار ہزار روپے دینا۔ غربت کے نام پر ہر فیملی کو پینتیس کیلو چاول، نمک، تیل اور شکر ہر ماہ مفت دینے کی وجہ سے ملک میں مزدوروں کا پرابلم ہوگیا ہے۔ چالیس سال پہلے ملک کی آبادی ایک سو دس کروڑ تھی لیکن مزدور آسانی سے مل جاتے تھے۔ اب ملک کی آبادی ایک سو پینتالیس کروڑ ہوگئی ہے لیکن کسی بھی کام کے لئے مزدوروں کا فقدان ہوگیا ہے۔ سب کچھ مفت میں مل جانے کے باعث کوئی بھی محنت مزدوری کرنا نہیں چاہتا۔ شراب کی بکری کثرت سے ہورہی ہے۔ جسکی وجہ سے کرائیم بڑھ گئے ہیں لاقانونیت کا بول بالا ہوگیا ہے۔ جبکہ اسی ٹیکس کی رقم کو تعلم پر خرچ کر کے ملک کو تعلیم یافتہ بنا کر ترقی کے کئی راستے کھولے جاسکتے ہیں۔ مگر تعلیم سے جاگرکتا آجائے گی اور سیاست دانوں کو کوئی بھی خاطر میں نہیں لائے گا۔ اسلئے پھوٹ ڈالو اور راج کرو کا نیا ماڈل ہندو مسلم مندر مسجد کرتے رہو انھیں آپس میں لڑاتے رہو اور ملک پر راج کرتے رہو۔ لیکن سیاست دانوں کی یہ پالیسی دھیرے دھیرے ملک کو ایک بار پھر سے بٹوارے کی جانب لے جارہی ہے۔ اس بار ملک کا بٹوارا ہندوؤں کے درمیان ہوگا۔ اونچی ذات کے ہندو جس طرح چھوٹی ذات کے ہندوؤں کا استحصال کر رہے ہیں ہندوؤں کے درمیان آپس میں دوری اور نفرت بڑھ رہی ہے۔ ملک ایک اور بٹوارے کی جانب بڑھ رہا ہے۔ چھوٹی ذات کے ہندوؤں کو خاص مندروں میں داخلہ نہ دینا۔ نل یا کنوؤں سے پانی نہ لینے دینا چھوٹی ذات کے ہندو دلہوں کو گھوڑی پر سوار نہ ہونے دینا۔ چھوٹی ذات کے ہندوؤں کو اپنے برابر بیٹھنے نہ دینا۔ اپنے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے نہ دینا وغیرہ وغیرہ۔ اب چھوٹی ذات کے ہندو بڑی ذات کے ہندوؤں کے اس ظلم کو برداشت کرنے سے کترانے لگے ہیں۔ انکے اندر بغاوت کا کوہ آتش فشاں سلگ رہا ہے جو کسی وقت بھی پھوٹ سکتا ہے اور جس دن یہ کوہ آتش فشاں پھٹے گا ہندوستان کا بٹوارا ضرور ہوگا۔ ہندوستان کو خطرہ مسلمانوں سے نہیں ہے صرف اور صرف ہندوؤں سے ہے۔ وہ بھی اپنے آپ کو اونچی ذات کا ہندو کہنے والے ہندوؤں سے ہے۔ غزوۂ ہند صرف ایک ڈھکوسلا ہے ہندوؤں کو ڈرا کر جوڑے رکھنے کے لئے۔ لیکن اب یہ ڈھکوسلا دم توڑ رہا ہے۔ چھوٹی ذات کے ہندو اونچی ذات کے ہندوؤں کی یہ چال اور سیاست کو بھانپ گئے ہیں۔ اونچی ذات کے ہندو اس غلط فہمی میں ہے کے وہ ہندوستان کو ہندو راشٹر بنا کر ہندوستان پر راج کریں گے اور چھوٹی ذات کے ہندو ان کی سیوا کریں گے۔ ہندوستان کو مسلمانوں، سکھوں اور کرسچنوں سے پاک کر دیں گے۔ یہ خواب صرف اور صرف خواب ہی رہے گا۔ بلکہ چھوٹی ذات کے ہندو، مسلمان اور کرسچن سچے دل سے ایک ہوجائیں گے۔ اپنے آپ کو اونچی ذات کا کہلانے والے ہندو خاک میں مل جائیں گے۔ وہ کسی نے خوب کہا ہے جیسا بو گے ویسا ہی کاٹنا پڑے گا۔ ہندوستان میں سیاست بہت بڑی اور لمبی کروٹ لینے والی ہے۔ کب یہ تو وقت ہی بتائے گا۔ ہاں اتنا وثوق سے لکھ رہا ہوں کے وہ وقت دور نہیں ہے۔ آج کی بیمار لنگڑی لولی سیاست بہت تیزی سے اس وقت کی جانب بڑھ رہی ہے۔

## اے اہلِ غزہ

ہیں اہلِ غزہ شاداں
تاریخ کی نظروں نے
یہ ظلم بھی دیکھا ہے
معصوم سا بچہ ہے
کھانا ہے نہ پانی ہے
ہے روز کا بھوکا یہ
روتا ہے بلکتا ہے
آنکھیں ہیں جو بوجھل ہیں
اور پیٹ پہ پتھر ہے
ٹانگیں ہیں کہ سوکھی ہیں
سینہ ہے کہ غائب ہے
تھی عمر کھلونے کی
دانے کو ترستا ہے
چہرے کی رمق اس کی
ظالم نے جو چھینی ہے
محسوس یہ ہوتا ہے
یہ دورِ جفا کا ہے
اور اس نے حدیں ساری
یوں توڑ کے رکھ دی ہیں
معصوم سا بچہ تو
لگتا ہے فرشتہ سا
ہے عزم کا پیکر وہ
بنیادِ وفا کا ہے
شکوہ نہ کوئی لب پر
راضی بہ رضا ہر دم
ہونٹوں پہ جو لرزش ہے
لگتا ہے کہ پڑھتا ہے
یوں یادِ الٰہی میں
ہر لمحہ وہ ڈوبا ہے
تاریخ کی نظروں نے
یہ لمحہ بھی دیکھا ہے
ہیں اہلِ غزہ شاداں
جنت کا نظارہ ہے

عبدالسبحان ندوی

# نقل نہیں عقل سے

**از: مہوش کریم فاروقی**

طالبہ ششم جماعت، ضلع پریشد ہائی اسکول پاتھری ضلع پربھنی مہاراشٹر

8855082168

کسی گاؤں میں دو لڑکیاں رہتی تھیں۔ دونوں سگی بہنیں تھیں۔ ماں باپ لکڑیاں کاٹ کر گھر کی روٹی روزی کماتے۔ چھوٹی بہن اینی (Anie) اور بڑی بہن مینی (Manni) تھی۔ چھوٹی بہن اینی اپنے ساتھ ہمیشہ ایک گڑیا رکھا کرتی تھی۔ اس کا ماننا تھا کہ کسی مصیبت سے باہر نکلنے میں یہ بے حد کام آسکتی ہے۔ والدین کا ہاتھ بٹانے کے لیئے وہ اسکول کے اوقات کے بعد دونوں بہنیں لکڑیاں کانٹ کرلانے کے لئے جنگل جایا کرتی تھیں۔ اینی (Ane) ایک دن جنگل جا کر لکڑیاں کاٹ کر جمع کرتے کرتے شام ہوگئی اور اندھیرا چھا گیا۔ اس نے سوچا اب خیر اسی میں ہے کہ کسی درخت پر رات گزار دوں۔ وہ درخت پر چڑھ گئی۔ کچھ دیر بعد اس درخت کے نیچے چند ڈاکو آگئے اور سونا تقسیم کرنے لگے۔ اینی یہ دیکھ کر بہت گھبرا گئی اور ہاتھ سے وہ گڑیا نیچے گر گئی۔ چور اچانک گڑیا گرنے سے گمان کر بیٹھے کہ یہاں ان کے لیے دھوکا ہے۔ وہ وہاں سے بھاگ گئے۔ اینی نے دیکھا کہ وہ بہت سا سونا چھوڑ گئے ہیں۔ اس نے ہمت سے اسے سمیٹ لیا اور صبح کا انتظار کرنے لگی۔ صبح وہ خیریت سے گھر واپس آگئی۔ اینی کی بہن نے جب دیکھا کہ اتنا سارا سونا اسے ملا ہے، اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔ مینی نے بھی طئے کیا کہ وہ بھی گڑیا کو ساتھ لے کر اسی درخت پر بیٹھے گی۔ رات ہونے لگی تب مینی نے دیکھا کہ وہ چور پھر سے آئے اور سونا تقسیم کرنے لگے۔ گڑیا کو نیچے گرا کر مینی نے اپنی بہن کی ٹرک استعمال کی لیکن اس بار کچھ الٹ سا ہو گیا۔ چوروں کے سردار نے سبھی کو بھاگ جانے سے روکا۔ درخت پر دیکھا تو ایک لڑکی نظر آئی۔ چوروں نے اسے بہت مارا اور سونا لے کر فرار ہو گئے۔ صبح جب مینی گھر آئی تو اینی نے دیکھا کہ بہن کو کسی نے بہت مار پیٹ کی ہے۔ جب سارا ماجرا سمجھ میں آیا اینی نے اس کو فورا ہاسپیٹل پہنچا دیا۔ مینی بات کرنے میں بھی تکلیف محسوس کر رہی تھی۔ دیکھا بچو۔ لالچ بری بلا ہے۔ نقل کرنے سے کامیابی نہیں عقل سے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

# جسمانی اعضاء کی عطیات اور ہماری سوچ

**فہیم اختر۔ لندن**

fahimakhteruk.co.uk
www.fahimakhteruk.com

زندگی میں کبھی کبھی کچھ لمحے یا پل ایسے ہوتے ہیں جس پر انسان کا ایمان، یقین، سوچ اور اعتماد ایسا الجھ جاتا ہے جس سے وہ شاید اپنی انسانیت کو کھو دیتا ہے۔ لیکن جب انسان کسی موذی مرض میں مبتلا ہوجاتا ہے اور اعضاء کے ٹرانسپلانٹ کے بنا اس کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے تو اس کے بعد یا تو وہ اپنے ایمان اور یقین کو داؤ پر لگا دیتا ہے یا پھر وہ دنیا سے مایوس ہوکر اپنے آپ کو رب کے حوالے کر دیتا ہے۔ آج کا کالم اسی انسان کی ذات اور اس کے مسائل سے الجھا ہوا ایک موضوع ہے جس کا حل انسان کے پاس ہوتے ہوئے بھی وہ اپنی مذہبی عقائد، سماجی بندش اور خاندانی روایت کی لپیٹ اور غلط بیانی کی وجہ سے اس کا حل نہیں نکال پا رہا ہے۔ حیرانی تو اس بات کی ہے انسان اپنی خود غرضی اور فرسودہ یقین کے تحت اُن دُکھ بھرے لوگوں کی بات کو نہیں سمجھ پاتا ہے جو اس بیماری سے دو چار ہیں۔ دنیا بھر میں جسمانی اعضاء کو مرنے سے پہلے یا مرنے کے بعد ہزاروں لوگوں نے عطیات کے طور پر دینے کا فیصلہ کیا ہے جس کی وجہ سے ان لوگوں کی جان کو بچایا جا سکتا ہے۔ جو اپنے گردے کی خرابی، کلیجہ کا کام نہ کرنا، اور کئی ایسے اعضاء ہیں جن کے ناکارہ ہوجانے سے ان کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ ان ہی لوگوں کے عطیات کردہ جسمانی اعضاء کو ڈاکٹر استعمال کر کے ہزاروں انسانوں کو ایک نئی زندگی فراہم کر رہے ہیں۔ لیکن اب بھی کئی ایسے لوگ ہیں جن میں راقم الحروف بھی شامل ہے جنہوں نے نہ ہی تو ان باتوں کی طرف اب تک دھیان دیا ہے اور نہ ہی لوگوں کو ان باتوں کی طرف مائل کیا ہے کہ کیسے ایسے لوگوں کی زندگی کو اپنے اعضاء عطیات کر کے ایک نئی زندگی فراہم کی جائے۔ میں چاہونگا کہ میری آج کی ڈائری سے ہماری قوم میں جو غلط فہمیاں ہیں اسے دور کی جائے۔ میں یہ بھی چاہونگا کہ اس موضوع پر علماء اور مسلم لیڈر دھیان دیں تاکہ انسانیت کے ناطے اس بات کا حل نکالا جائے۔ اس کے علاوہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں مسلمان اس نیک کام میں حصہّ لے اور اپنی انسانی دوستی کی عمدہ مثال دنیا کو پیش کریں۔ حالانکہ مجھے اس بات کا علم ہے کہ جسمانی اعضاء کا عطیات کرنا اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ نہیں ہے لیکن تکمیل ضرور ہے۔ تو آیئے پہلے اسلامی شرعیہ کی نوعیت اور اخلاقی تعلیمات کو جانتے ہیں۔ اس سے آپ لوگوں کو میری بات کو سمجھنے میں آسانی ہوگی اور ہم خاطر خواہ کسی نتیجے پر بھی پہونچ پائینگے۔ شرعیہ کوئی کٹر قسم کا قاعدہ نہیں ہے جو انسان کی آزادی کو محدود اور سمیٹ دیتا ہے بل کہ اسمیں لچک ہیں جس کے ذریعہ مسائل کو آسان بنایا جا سکتا ہے اور اس کا حل نکالا جا سکتا ہے۔ قرآن کے حوالے سے اللہ نے تمام باتوں کو با مقصد اور با معنی بتایا ہے جس سے ہم اور آپ انکار نہیں کر سکتے ہیں۔ سید ظہیر عدید جنہوں نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ اسلام میں انسان کے اخلاقی قدر کو خوب سے خوب تر بلند کرنے کا اہم پیغام دیا گیا ہے اور انسانی زندگی کے مشقت کی روک تھام کی بات کہی گئی ہے۔ شرعیہ کے مقاصد کے حوالے سے امام ال ستیبی اور ابن آشورہ کا کہنا ہے کہ ایک طرف شرعیہ انسان کی خوشحالی کی رضائی کرتا ہے تو دوسری طرف شرعیہ انسانیت کی تحفظ کی بھی بات کرتا ہے۔ ان باتوں سے پتہ یہ چلتا ہے کہ اسلامی شرعیہ بالآخر انسانی زندگی کی تحفظ اور اس کے مقاصد کی وکالت کرتا ہے۔ روایتی طور پر شرعیہ کے کئی مقاصد ہیں تاہم شرعیہ کے پانچ عام مقاصد یہ ہیں، (۱) انسانی زندگی کے تحفظ (۲) وقار (۳) مذہب کی آزادی (۴) دولت (۵) خاندان۔ اسلام اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ ان باتوں کی کامیابی ہی انسان میں خوشیاں اور خوشحالی لاتا ہے۔ پیارے نبی حضرت محمد ﷺ سے ہر مسلمان پیار کرتا ہے اور انسانی اعضاء کی پیوند کاری کے مدمقابل لوگ حضرت محمد ﷺ کی ان حدیث کا حوالہ دیتے ہیں کہ 'اگر مردے کے ہڈی کو توڑا جائے تو وہ ایسا ہے جیسے آپ زندہ انسان کی ہڈی توڑ رہے ہیں' (امام احمد)۔ ایک دوسری حدیث میں یہ فرمایا گیا ہے کہ 'قبر میں لیٹے ہوئے مردے کو نقصان نہ پہونچاؤ' (امام احمد)۔ اب ان حدیثوں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضور ﷺ نے مردوں کی بے حرمتی کرنے سے روکا ہے اور انسانی وقار کا اظہار کیا ہے ناکہ حضور نے جسمانی اعضاء کی پیوند کاری کی مخالفت کی ہے۔ مثال کے طور پر (cornea) کورنیا کی لی جائے جو کہ ایک مرے ہوئے انسان کی آنکھ سے نکال کر ایک اندھے انسان کی آنکھ میں استعمال کیا جاتا ہے جس سے اس انسان کو بینائی مل جاتی ہے۔ اب آپ سوچ کہ کیا اس بات سے ہمیں احساس نہیں ہوتا ہے ہم اس انسان کو وقار پہونچا رہے ہیں؟ حضور ﷺ نے کہا ہے کہ 'اللہ نے بیماریاں پیدا کی ہیں اور علاج بھی، اس وجہ سے علاج طلب کرو'۔ اعضاء کے عطیات کے مخالفین کا ایک عام اعتراض یہ ہے کہ 'لوگ اپنے جسم کے مالک نہیں ہیں اس وجہ سے یہ ان کا حق نہیں بنتا ہے کہ وہ اپنے جسم کے اعضاء کی عطیات کریں'۔ میں یہاں یہ بھی بتانا چاہونگا کہ فتویٰ کن حالات اور ماحول میں دیا جانا ضروری ہے۔ (۱) وقت (۲) جگہہ (۳) لوگ (۴) حالات۔ اگر دیکھا جائے تو جسمانی اعضاء کے عطیات کے لئے ایک مفتی کی ضرورت ضروری ہے جو جدید صحت کی دیکھ بھال، ادویات کی جانکاری اور لوگوں کی ضرورت کو سمجھتا ہو۔ تبھی جسمانی اعضاء کے عطیات پر لوگوں کی الجھن کا خاتمہ ہوگا۔ زیادہ تر اسلامی ملکوں میں (National Council of Scholars) نیشنل کونسل آف اسکالرس ہیں جو عصر حاضر کے مسائل پر اسلامی نقطہ نظر کے تحت مشورہ دیتے ہیں۔ ان ملکوں میں زیادہ تر اسکالر نے جسمانی اعضاء کے عطیات کو قبول بھی کر لیا ہے۔ انمیں ال اظہرا اکیڈمی آف مصر، دی جورڈن کونسل آف اسکالر، پاکستان کے مولانا محمد حسین نعیمی، ایران کی شیعہ اسکالر کونسل، اسلامی الفقہ کونسل آف جدہ، دی یوروپین کونسل فور فتویٰ اینڈ ریسرچ، یو کے شرعیہ کونسل، دی نیشنل فتویٰ کونسل آف ملیشیا، دی اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشن آف نورتھ امریکہ، دی اسلامک اینڈ ریلیجیس کونسل آف سنگاپور اور فتویٰ کمیٹی آف کویت اہم ادارے ہیں۔ آیئے اب عام طور پر جسمانی اعضاء کے متعلق کچھ اہم بات مختصر طور پر آپ کو بتاتے ہیں۔ بیمار لوگ جن کے جسم کے کسی حصہّ کا اعضاء بیکار ہوجاتا ہے تو وہ جسمانی اعضاء یا تو مردہ یا زندہ انسانوں سے حاصل کر کے اپنی تکلیف سے نجات پاتے ہیں اور انہیں ایک بار پھر دوبارہ زندگی مل جاتی ہیں۔ عام طور پر جو اعضاء سب سے زیادہ عطیہ کیا جاتا ہے ان میں گردہ، دل، کلیجی، پھیپھڑہ، لبلبہ اور چھوٹی آنت عام ہیں۔ برطانیہ میں اپریل 2013 سے لے کر مارچ 2014 میں 655,4 لوگوں میں جسمانی اعضاء کا ٹرانسپلانٹ کیا گیا تھا اور یہ ان 466,2 لوگوں کی سخاوت ہے جنہوں نے آگے بڑھ کر اپنے اعضاء کی عطیات کی تھی۔ جبکہ 2021ء میں 276,1 لوگوں کا جسمانی اعضاء کا ٹرانسپلانٹ کیا گیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود اب بھی 859,5 لوگ اپنے جسم کے اعضاء کے ٹرانسپلانٹ کے لئے مناسب ڈونر کا انتظار کر رہے ہیں۔ برطانیہ میں خاص کر افریقی اور ایشیائی لوگوں کے جسموں کے اعضاء کی عطیات کی خاصی کمی ہے اور اس کے لئے یہاں افریقی اور ایشیائی لوگوں سے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے خاص اپیل بھی کی جارہی ہے۔ افریقی اور ایشیائی لوگوں میں گردے کے ٹرانسپلانٹ کی کافی مانگ ہے اور جس کے لئے ہزاروں لوگوں کو اپنی جان بھی گنوانی پڑ رہی ہے۔ اکثر ہا یہ خبر سنی جاتی ہے کہ ہندوستان اور پاکستان میں لوگوں کو حقیر رقم دے کر ان کے گردوں کو نکال لیا جاتا ہے۔ یہ لوگ معاشی طور پر بدحال ہوتے ہیں اور انہیں پیسوں کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ایسی بھی خبریں سننے کو ملتی ہے کہ بہت سارے ڈاکٹر مریضوں کے کسی اور آپریشن کے دوران گردوں کو چوری چھپے نکال کر اس سے پیسہ کماتے ہیں۔ جسمانی اعضاء عطیات کرنے کے تین طریقے ہیں۔ پہلے وہ لوگ ہیں جن کی موت شدید سر کے چوٹ، نکسیر یا اسٹروک سے ہوتی ہے۔ اس کے بعد وہ لوگ ہوتے ہیں جن کی موت ہسپتال میں ہوجاتی ہے اور آخری وہ لوگ ہیں جو اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو اپنے جسمانی اعضاء کو عطیات کرتے ہیں۔ ان میں زیادہ تر لوگ اپنے گردوں کی عطیات کرتے ہیں۔ آج کا کالم وقت کے لحاظ سے ایک اہم کالم ہے۔ میں نے اس میں پوری کوشش کی ہے کہ جسمانی اعضاء کی عطیات اور ٹرانسپلانٹ کا جو مسئلہ آئے دن لوگ جھیل رہے ہیں اس سے ہم سب آگاہ ہوں تو وہیں ہم نے یہ بھی کوشش کی ہے کہ اس مسئلہ کا اسلام مذہب کے اندر بھی کوئی حل نکلے۔ یوں تو اس مسئلے کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ فوری طور پر مجھے نظر نہیں آرہا ہے تاہم یورپ، امریکہ اور کئی اسلامی ملکوں میں اعضاء کی عطیات کی حوصلہ افزائی سے نہ کہ لوگوں میں اس کے متعلق جانکاری میں اضافہ ہوا ہے بل کہ ہزاروں انسانی جانوں کو بھی بچایا جا رہا ہے۔ میں بذاتِ خود اس مسئلے کے حل کے تنیجے پر نہیں پہونچ پا رہا ہوں کیونکہ مجھے یہ سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ کیا میں جسمانی اعضاء کی عطیات کی مہم میں شامل ہوجاؤں یا اس سلسلے میں مزید غور و فکر کروں۔ لیکن ایک بات تو طئے ہے کہ جسمانی اعضاء کی عطیات سے جس طرح لوگوں کی جان بچائی جارہی ہے اس نے مجھے اس بات پر سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ اس مسئلے پر ہمیں غور و فکر کرنا چاہئے اور لوگوں میں جسمانی اعضاء کے عطیات کے متعلق معلومات میں اضافہ بڑھانا چاہئے۔

**ڈاکٹر رونق جمال**
**درگ چھتیس گڑھ**

# مسلمانوں ہوش میں آئو نااہلوں کو ٹوپی نہ پہناؤ

ایک بار پھر ٹوپی کی بے حرمتی کی تاریخ دہرائی گئی ہے۔ اب سے پندرہ سال پہلے گجرات کے وزیر اعلی مودی نے ایک عالم دین سے ٹوپی پہنے سے انکار کر کے ٹوپی کی بے حرمتی کی تھی۔ اب بہار کے وزیر اعلی نتیش کمار نے ٹوپی نہ پہن کر ٹوپی کی بے حرمتی کی ہے۔ اور پندرہ سال پرانی گجرات کی تاریخ کو بہار میں دوہرا دیا ہے۔ مودی نے ٹوپی کی بے حرمتی کر کے ہندوؤں کو خوش کر ووٹ حاصل کرنے کے لئے ایسا کیا تھا۔ جبکہ وہ کہتے ہیں میرے پڑوس میں کئی مسلمان رہتے تھے اور عید بقر عید کو ہمارے یہاں مسلمانوں کے گھر سے کھانا آتا تھا اور ہم مزے لے کر کھاتے تھے۔ کیونکہ اس وقت مودی کا سیاست ہی نہیں بلکہ گندی سیاست سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔ اسی پلٹورام نے مودی نے جب ٹوپی پہننے سے انکار کر کے ٹوپی کی بے حرمتی کی تھی تو مودی کی سرزنش کی تھی۔ اب پلٹورام کو ووٹوں سے پہلے وزیر اعلی کی کرسی چاہیے جو مودی کے ہاتھ میں ہے۔ اس لیے پلٹورام نے ایک تیر سے دو شکار کرنے کی کوشش کی ہے۔ ایک تو مودی کو خوش کرنے کی دوسرے بہار کے ہندو ووٹر کو خوش کرنے کی ناکام کوش۔ بہار چناؤ سر پر ہے۔ پلٹورام کی کرسی خطرے میں ہے پلٹورام کرسی کو بچانے چناؤ ہونے تک ایسی کئی بیوقوفیاں کرے گا جس کا خمیازہ چناؤ میں بھگتے گا۔ مسلمانوں سے میری مؤدبانہ گزارش ہے کے ٹوپی کی اہمیت اور حرمت کو سمجھے اور نااہل لوگوں کو پہنانے سے گریز کریں۔ ٹوپی ہمارے سر کا تاج ہے۔ یہ نااہل سیاست دان ٹوپی پہناؤ شال اڑاؤ پھولوں کے ہار پہناؤ اب پھسل نے والے نہیں ہے۔ مسلمانوں کو اب چمچہ گیری کی عادت چھوڑنی ہوگی۔ کیونکہ اب چمچہ گیری سے کچھ ملنے والا نہیں ہے۔ نااہلوں کی چمچہ گیری بھی نااہلی ہی ہے۔ ویسے بھی اب سیاست میں اچھے پڑھے لکھے اور خود دار مسلمانوں کو گندی سیاست سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اب وقت آگیا ہے تمام مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر یکجا ہونے کا۔ اس سے زیادہ سیاست میں مسلمانوں کے اوقات نہیں رہ گ※ ہے۔ ہندوستان میں بیس فی صد مسلمان ہیں۔ پارلیمنٹ میں مسلمانوں کے کتنے نمائیندے ہیں؟ اگر مسلمان اپنی اوقات کو سمجھیں مسلکی جھگڑوں سے باز آجائیں کسی مرکزی سیاسی پارٹی سے بیس فی صد سیٹوں کے بدلے ہاتھ ملائیں کوئی بھی مسلمان کسی دوسری پارٹی سے مسلمان کے سامنے کھڑے نہ ہو بلکہ مسلمان بھی مرکزی پارٹی بنا کر مرکز کے رہنماؤں کی بات مانے اور اور اپنے مسلم امیدوار کو جتوائیں۔ ایسا کرنے سے ملک کی سیاست میں بھونچال آجائے گا۔ ہندو مسلم کی سیاست کرنے والوں کے پیروں تلے سے زمین کھسک جائے گی تب مسلمانوں کو چمچہ گیری کرنے کی نااہلوں کو ٹوپی پہنانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ وقت کا تقاضا ہے ایک جٹ ہو کر طاقت دکھانے کا۔ اے مسلمانو جاگو اپنی قوت اور ہستی کو پہچانو۔ ورنہ ذکر تک نہ ہوگا داستانوں میں۔

## غزل

شمیم اختر

جلتے دیپوں کو یوں بجھایا گیا
تیرگی کا سماں بنایا گیا
خاک میں یوں ہمیں ملایا گیا
درد کا اک نشاں بنایا گیا
اک ہماری شکست کی خاطر
دشمنوں کو گلے لگایا گیا
جن سے رشتہ اٹوٹ رکھتے تھے
انکے ہاتھوں فریب کھایا گیا
ہم ترقی میں تھے کہاں پیچھے
ہر طرف سے ہمیں دبایا گیا
لوگ تاریخ جان لیں نہ کہیں
شاہی فرمان سب جلایا گیا
ایسا ہرگز نہ ہونے دیں گے اب
ہم کو بزدل بہت بنایا گیا
کیا بتاؤں کہ اب تلک اختر
ظلم کیا کیا نہ ہم پہ ڈھایا گیا

## غزل

اگر سب لوگ اپنے ہیں سبھی پہچان والے ہیں
تو پھر کس نے ہماری سمت سے یہ پتھر اچھالے ہیں
یہ کس نے خوں بہایا ہے یہ کس نے عصمتیں لوٹیں
ہماری آنکھیں شاہد ہیں مگر ہونٹوں پہ تالے ہیں
وفاداری پہ میری کس لئے شک ہے حریفوں کو
مری خوئے وفا کے تو کتابوں میں حوالے ہیں
یقیناً منزلیں اک دن مرے قدموں کو چومیں گی
کہ آنکھوں میں مری ماں کی دعاؤں کے اجالے ہیں
نہ چھیڑو وصل کے قصے خدا کے واسطے جاؤ
غم افلاس کے مارے یہاں جینے کے لالے ہیں
بڑے بے درد ہوتے ہیں یہ اہل حسن اے راہی
بظاہر ایسا لگتا ہے بہت ہی بھولے بھالے ہیں

راشد حسین راہی

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR - E - SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

# الیکشن کمیشن اور بی جے پی کی ملی بھگت سے ووٹروں کے نام کاٹے جارہے ہیں: راہل گاندھی

## ووٹر ادھیکار یاترا: ارریہ میں راہل اور تیجسوی نے مرکزی اور الیکشن کمیشن پر جم کر کیا حملہ

ارریہ 24 اگست (ہ س)۔ بہار میں جاری کانگریس کی ووٹر ادھیکار یاترا اتوار کے روز ارریہ پہنچی۔ یہاں لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی اور بہار اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو نے مرکزی حکومت، بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور الیکشن کمیشن کو نشانہ بنایا۔ راہل گاندھی نے بھی اپنے خطاب میں دلتوں، پسماندہ، انتہائی پسماندہ اور اقلیتوں کو لبھانے کی کوشش کی۔ راہل گاندھی اور تیجسوی یادو کا قافلہ اتوار کے روز پورنیہ سے ارریہ میں زیرو مائل پہنچے، جہاں عظیم اتحاد پارٹیوں کے رہنماؤں اور کارکنوں نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ منظم اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ ملک میں دو نظریہ چل رہا ہے۔ ایک آئین کے مطابق ہے، جب کہ دوسرا امتیازی ہے۔ بی جے پی چاہتی ہے کہ دلتوں، پسماندہ، انتہائی پسماندہ اور اقلیتوں کی آواز کو دبایا جائے۔ ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی کتاب اور آئین دکھاتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ یہ آئین کو بچانے کی لڑائی ہے۔ آئین کہتا ہے کہ ہندوستان کے ہر شہری کو ایک ووٹ ملے گا۔ وہ امبانی کا بیٹا ہو سکتا ہے یا کسی غریب کا بیٹا۔ آئین نے ہم سب کو ایک ووٹ کا حق دیا ہے۔ لیکن مہاراشٹر، ہریانہ اور کرناٹک میں ووٹ چوری ہوئے۔ بہار میں بھی ووٹر لسٹ انٹینسیو ریویژن (ایس ائی ار) کے نام پر 65 لاکھ ووٹروں کے نام حذف کر دیے گئے۔ زندہ لوگوں کو مردہ قرار دیا گیا۔ لیکن بہار کے لوگ ایسا نہیں ہونے دیں گے۔ یہاں ایک ووٹ بھی چوری نہیں ہوگا۔ راہل گاندھی نے کہا کہ ملک میں سب سے زیادہ بے روزگاری بہار میں ہے۔ بہار کے غریب لوگ دوسری ریاستوں میں جا کر مزدوری کرتے ہیں۔ انہیں بہار میں روزگار نہیں ملتا۔ بہار کے لوگوں کو بہار میں ہی روزگار ملنا چاہیے۔ بہار میں تبدیلی اور تیزی سے ترقی ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ بہار کے کسانوں کے قرض ان کے مرنے کے بعد بھی معاف نہیں کیے جاتے، لیکن ارب پتیوں کے قرض معاف کیے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت نے تمام راستے بند کر دیے ہیں۔ اگنیویر کے ذریعہ راستے کھولا گیا یا بند کیا گیا ہے۔ یہ نوجوان طاقت سمجھ اور جان سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پبلک سیکٹر کو پرائیویٹ سیکٹر میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اج ملک کی ساری دولت 10-15 لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ اب وہ عوام کے حقوق اور مراعات چوری کرنے میں مصروف ہیں۔ غریب، پسماندہ، انتہائی پسماندہ اور اقلیتوں کی اواز کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ تیجسوی یادو نے اس موقع پر کہا کہ مرکزی حکومت ایس آئی آر کے ذریعے ووٹ چوری کی مہم چلا رہی ہے۔ مرکزی حکومت اتنے دنوں سے صرف جملہ دے رہی ہے۔ ہمارے خلاف مقدمہ درج کیا گیا۔ ہمت ہے تو ملک کے ہر تھانے میں مقدمہ درج کریں۔ ہم بہاری ڈرنے والے نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم بہار اور بہاریوں کے وجود کو مٹنے نہیں دیں گے۔ ارریہ پہنچنے والی یاترا میں پورنیہ کے رکن پارلیمنٹ راجیش رنجن عرف پپو یادو، وکاس سیل انسان پارٹی (بی ائی پی) کے صدر مکیش سہنی، کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسٹ-لیننسٹ) کے جنرل سکریٹری دیپانکر بھٹاچاریہ، کانگریس کے ریاستی صدر راجیش رام، کانگریس ایم ایل اے ڈاکٹر شکیل احمد خان اور تمام کارکنان کی بڑی تعداد شامل تھے۔

## کاربونیٹیڈ مشروب کو 18 فیصد جی ایس ٹی سلیب میں رکھنے کے لیے کیٹ نے وزیر خزانہ کو خط لکھا

نئی دہلی، 22 اگست (ہ س)۔ کاروباری تنظیم کنفیڈریشن آف آل انڈیا ٹریڈرز (سی اے آئی ٹی) نے حکومت سے کاربونیٹیڈ مشروبات پر جی ایس ٹی کی شرح کو کم کرنے کی اپیل کی ہے۔ سی اے آئی ٹی نے وزیر خزانہ نرملا سیتارمن کو ایک خط لکھا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ان مشروبات کو 18 فیصد جی ایس ٹی سلیب میں رکھا جائے۔ سی اے آئی ٹی کا خیال ہے کہ اس سے چھوٹے تاجروں کو فائدہ ہوگا۔ سی اے آئی ٹی کے قومی صدر بی سی بھارتیہ نے اتوار کو مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن کو بھیجے گئے ایک خط میں کہا کہ جب جی ایس ٹی ٹیکس نظام کی تشکیل نو کی جارہی ہے تو دوسری طرف ٹیکس سلیب کو ازسر نو متعین کرنا ضروری ہے۔ دوسری طرف، کثیر جہتی تعمیل کے بوجھ کو کم کرنا ان اصلاحات کا بنیادی مقصد ہونا چاہیے۔ بھارتیہ نے کہا کہ ملک کے اندرونی تجارتی میکانزم کو مضبوط کرنے کا ایک سنہری موقع ہے، جس سے خاص طور پر چھوٹے خوردہ فروشوں، گروسری اسٹوروں، ہاکروں اور پان کی دکانیں چلانے والے لوگوں کو فائدہ ہوگا۔ بھارتیہ نے ہنسا ریسرچ کے ساتھ کرائے گئے ایک مطالعہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ چھوٹے گروسری اسٹورز کی فروخت کے حجم میں صرف مشروبات کا حصہ تقریباً 30% ہے، لیکن فی الحال کاربونیٹیڈ مشروبات پر ٹیکس کی بلند شرح نے ان کی آمدنی کو کم کر دیا ہے۔ سی اے آئی ٹی صدر نے ذکر کیا کہ عالمی سطح پر مشروبات پر اوسط ٹیکس کی شرح 16-18% کے درمیان ہے اور کاربونیٹیڈ مشروبات کو 18% جی ایس ٹی سلیب میں رکھنے سے ہندوستان بین الاقوامی طریقوں کے مطابق ہوگا اور گھریلو رواجوں کو فروغ ملے گا۔ انہوں نے کاروباری برادری کی جانب سے زور دیا کہ کاربونیٹیڈ مشروبات کی مجوزہ جی ایس ٹی اصلاحات کے تحت 18 فیصد سلیب میں دوبارہ درجہ بندی کی جائے۔ کیٹ کے صدر نے کہا کہ حکومت کے اس قدم سے چھوٹے تاجروں کو ریلیف ملے گا اور آمدنی میں اضافہ ہوگا۔

## پنجاب کے 55 لاکھ لوگوں کا راشن روکنے کا وزیر اعلیٰ کا دعویٰ گمراہ کن ہے: مرکزی وزیر

### مرکزی وزیر پرہلاد جوشی نے وزیر اعلیٰ کے دعووں کو غلط قرار دیا، ریاست کے کسی بھی مستفید کو نہیں ہٹایا گیا، راشن کی تقسیم جاری

چنڈی گڑھ، 24 اگست (ہ س)۔ مرکزی امور صارفین، خوراک اور عوامی تقسیم کے وزیر پرہلاد جوشی نے پنجاب کے وزیر اعلی بھگونت مان کے ریاست کے 55 لاکھ راشن کارڈ ہولڈروں کا راشن روکنے کے الزامات کو گمراہ کن قرار دیا۔ مرکزی وزیر نے واضح کیا کہ این ایف ایس اے کے استفادہ کنندگان میں سے کسی بھی مستفید کو نہیں ہٹایا گیا ہے اور اناج کی تقسیم جاری ہے۔ اتوار کو وزیر اعلی بھگونت مان کے بیانات پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے مرکزی وزیر نے یہاں کہا کہ مرکزی حکومت نے نیشنل فوڈ سیکورٹی ایکٹ کے تحت ریاست کے 55 لاکھ راشن کارڈ ہولڈروں کا راشن روک دیا ہے۔ نیشنل فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز ایکٹ (این ایف ایس اے) 2013 کے تحت پنجاب میں 1.41 کروڑ این ایف ایس اے سے فائدہ اٹھانے والوں میں سے کسی بھی مستفید کو نہیں ہٹایا گیا ہے اور غذائی اجناس کی تقسیم بلا روک ٹوک جاری ہے۔ پنجاب میں پردھان منتری غریب کلیان انا یوجنا (پی ایم جی کے اے وائی) سے 55 لاکھ راشن کارڈ ہولڈروں کو ہٹانے کا وزیر اعلیٰ کا دعویٰ مکمل طور پر گمراہ کن ہے اور اس کا مقصد عوام کو گمراہ کرنا ہے۔ مرکزی وزیر نے مطلع کیا کہ این ایف ایس اے/ پی ایم جی کے اے وائی استفادہ کنندگان کا لازمی ای کے وائی سی عمل سپریم کورٹ کے حکم کے مطابق ہے اور مرکزی حکومت نے صرف ریاستوں/مرکز کے زیر انتظام علاقوں سے اس حکم کی تعمیل کرنے کو کہا ہے۔ پنجاب کو مارچ 2023 میں ای-کے وائی سی شروع کرنے کا مشورہ دیا گیا تھا اور اس پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لیے آخری تاریخ میں تین بار توسیع کی گئی تھی۔ اس کے باوجود مرکزی حکومت نے پنجاب کے لیے اناج کی تقسیم بند نہیں کی ہے۔ مرکزی وزیر نے بتایا کہ ای-کے وائی سی کی آخری تاریخ 30 جون 2025 تھی، اس کے باوجود پنجاب کے لیے اناج کی تقسیم جاری ہے۔ جون اور اگست 2025 کے درمیان تقریباً 1.74 لاکھ میٹرک ٹن غذائی اجناس پہلے ہی ریاست کو مختص کیا جا چکا ہے۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ تقریباً 10 فیصد مستفیدین کو مفت اناج کی تقسیم جاری رہے گی، جنہوں نے ابھی تک ای-کے وائی سی مکمل نہیں کیا ہے، کیونکہ پنجاب کی مجموعی این ایف ایس اے کی حد میں کوئی کمی نہیں کی گئی ہے۔ اب تک، پنجاب نے تقریباً 90 فیصد مستفیدین کی ای-کے وائی سی مکمل کر لی ہے۔ تاہم، ریاست کے راشن کارڈ ڈیٹابیس میں سنگین تضادات پائے گئے ہیں اور 12 لاکھ سے زیادہ مستفیدین کو دوبارہ تصدیق کے لیے نشان زد کیا گیا ہے۔ وزیر نے مزید کہا کہ یہ پنجاب حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ حقیقی مستحقین کی درست شناخت کو یقینی بنائے اور غذائی اجناس کی غیر قانونی نقل و حرکت کو روکے تاکہ صرف حقیقی مستحق غریب خاندان ہی اس اسکیم سے فائدہ اٹھا سکیں۔ انہوں نے ریاستی حکومت پر زور دیا کہ وہ مفاد پرست گروہوں کے دباؤ کے سامنے جھکنے اور مرکز پر بے بنیاد الزامات لگانے کے بجائے اناج کی غیر قانونی نقل و حرکت اور ہیرا پھیری کے خلاف کارروائی کرے۔

## رانی اونتی بائی لودھی کی زندگی حب الوطنی، قربانی اور بہادری کی علامت ہے: گڈکری

نئی دہلی، 24 اگست (ہ س)۔ مرکزی روڈ ٹرانسپورٹ ہائی ویز وزیر نتن گڈکری نے اتوار کو ویرانگنا رانی اونتی بائی لودھی کو ان کی 194 ویں یوم پیدائش پر ناگپور میں لودھی کھشتریا لوک کلیان فاؤنڈیشن پروگرام میں خراج عقیدت پیش کیا۔ پروگرام میں گڈکری نے اونتی بائی کی قربانی اور ہمت کو یاد کیا اور انہیں ہندوستان کی پہلی آزادی کی جدوجہد کی ہیروئین قرار دیا۔ مرکزی وزیر نتن گڈکری نے کہا کہ رانی اونتی بائی ریاست مدھیہ پردیش کی رام گڑھ کی رانی تھیں۔ 1857 کی آزادی کی جدوجہد میں اس نے برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی کے خلاف بہادری سے لڑا۔ انگریزوں کے سامنے جھکنے کے بجائے اپنی مملکت اور عزت نفس کی حفاظت کے لیے شہادت کو گلے لگالیا۔ رانی اونتی بائی ان پہلی خواتین میں سے ایک تھیں جنہوں نے ہندوستان کی آزادی کے لیے اپنی جان قربان کی۔ ان کی زندگی حب الوطنی، قربانی اور بہادری کی علامت ہے۔ ایسی بہادر خواتین کی کہانیاں آنے والی نسلوں کو متاثر کرتی ہیں۔ گڈکری نے وہاں موجود لوگوں پر زور دیا کہ وہ رانی اونتی بائی کی زندگی سے تحریک لیں اور اپنے اندر ملک کے تئیں وفاداری اور قوم پرستی کا جذبہ بیدار کریں۔ یہ رانی اونتی بائی کو ہمارا حقیقی خراج عقیدت ہوگا۔ اپنے خطاب کے اختتام پر انہوں نے ہاتھ جوڑ کر رانی اونتی بائی کے سامنے جھکتے ہوئے کہا کہ ان کے آشیرواد سے معاشرے میں حب الوطنی اور فرض شناسی کا جذبہ مزید گہرا ہوگا۔

## جھارکھنڈ کی بارش سے بہار میں ندیوں میں طغیانی، محکمہ ابی وسائل نے جاری کیا ہائی الرٹ

پٹنہ، 24 اگست (ہ س)۔ پڑوسی ریاست جھارکھنڈ میں مسلسل بارش کے بعد ریکارڈ پانی آیا ہے، محکمہ آبی وسائل نے ریاست میں فلکو ندی کو لے کر ہائی الرٹ جاری کیا ہے۔ فلکو میں پانی کے زیادہ اخراج کی وجہ سے نالندہ، جہان آباد اور گیا میں سیلاب جیسی صورتحال ہے۔ جمندری ڈیم کو نو مقامات پر نقصان پہنچا ہے۔ نالندہ ضلع کے مغربی علاقے سے گزرنے والی لوکرین ندی بھی بہہ گئی ہے۔ اس کے علاوہ موہنی ندی میں بھی تیزی ہے۔ ایک نگرسرائے۔ جہان آباد مین روڈ پر جہان آباد ضلع کے ملکی پور گاؤں کے قریب فلکو ندی کا چارفٹ پانی بہہ رہا ہے۔ جس کی وجہ سے گاڑیوں کی آمدورفت ٹھپ ہو کر رہ گئی ہے۔ جہان آباد سے نالندہ کا سیدھا رابطہ منقطع ہو گیا ہے۔ یہی نہیں اوکری گاؤں کے قریب ایک نگرسرائے۔ مسوڑھی روڈ پر سیلابی پانی بہہ رہا ہے۔ گاڑیوں کی آمدورفت رک گئی ہے۔ ٹوٹے ہوئے پشتوں کی وجہ سے کھیتوں میں پانی مسلسل پھیل رہا ہے۔ ہزاروں ایکڑ پر پھیلی دھان کی فصلیں زیر آب آ گئیں۔ ایکنگر سرائے اور ہلسا کے تقریباً 12 گاؤں میں سیلاب کا پانی داخل ہو گیا ہے۔ لوگ اپنے گھروں کی چھتوں اور قریبی اونچی جگہوں پر پناہ لیے ہوئے ہیں۔ دس ہزار کی آبادی سیلاب سے متاثر ہوئی ہے۔ ایکنگر سرائے میں منڈچ۔ مینا بازار روڈ پر لال باغ کے قریب کٹاؤ کی وجہ سے 6 گاؤں کا بلاک ہیڈ کوارٹر سے رابطہ منقطع ہو گیا ہے۔

## وکست بھارت کی بنیادوں میں اردو سمیت ہندوستان کی تمام زبانوں کی ترقی شامل ہے: ڈاکٹر شمس اقبال

پٹنہ/ نئی دہلی، 24 اگست (ہ س)۔ قومی اردو کونسل کے زیر اہتمام سہ روزہ سمینار بعنوان 'اردو زبان کا مستقبل وکست بھارت 2047 کے تناظر میں' بحسن وخوبی آج اختتام پذیر ہوا۔ اختتامی اجلاس کی صدارت جناب شفیع مشہدی نے کی، جبکہ مہمان خصوصی پروفیسر اعجاز علی ارشد اور مہمانان اعزازی پروفیسر ارتضیٰ کریم اور جناب امتیاز احمد کریمی تھے۔ اختتامی کلمات ادا کرتے ہوئے قومی اردو کونسل کے ڈائرکٹر ڈاکٹر شمس اقبال نے کہا کہ وکست بھارت کی بنیادوں میں اردو سمیت ہندوستان کی تمام زبانوں کی ترقی شامل ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس سمینار کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ وکست بھارت کے تناظر میں اردو زبان کی تعلیم، ٹکنالوجی سے اس زبان کی ہم آہنگی، ہندوستانی نالج سسٹم اور صحافت، فکشن و شاعری کے شعبوں میں ضروری تبدیلیوں کی نشان دہی کی جائے۔ انھوں نے کہا کہ یہ ایک وسیع الجہات موضوع ہے جس پر کچھ اہم نکات اس سمینار میں سامنے آئے ہیں اور توقع ہے کہ اس پر تحقیق، تجزیہ اور علمی و عملی کاوشوں کا سلسلہ آئندہ بھی جاری رہے گا۔ جناب شفیع مشہدی نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ وکست بھارت کے تناظر میں اردو زبان کا مستقبل یقیناً قابل غور وفکر ہے اور ہمیں سوچنے کی ضرورت ہے کہ وکست بھارت میں اردو ریڈر شپ اور اردو کے تصنیفی سرمایے کی نوعیت کیا ہوگی۔ انھوں نے کہا کہ اگلے پچیس برسوں میں وکست بھارت تو یقینی ہے مگر وکست اردو کے لیے ہمیں بیداری سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ شفیع مشہدی نے کہا کہ اردو کے مستقبل کے تحفظ کے لیے تعلیم کی سطح پر اردو کی ترویج نہایت ضروری ہے، اس کے بغیر ہم اردو کے مستقبل کے تئیں مطمئن نہیں ہو سکتے۔ مہمان خصوصی پروفیسر اعجاز علی ارشد نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ اردو زبان ہر زمانے میں اپنے دور کے سماجی رویوں اور روایات کی نمائندہ رہی ہے اور بدلتے حالات میں اس نے اپنے اندر تبدیلی بھی پیدا کی ہے، لہٰذا یہ توقع کی جانی چاہیے کہ وکست بھارت کے خواب کو شرمندہ؟ تعبیر کرنے کے لیے ہماری زبان کی نثر اور شعر دونوں میں ایسی تخلیقات سامنے آئیں گی جو تقاضائے عہد سے ہم آہنگ اور خوش اسلوبی کی آئینہ دار ہوں گی۔ پروفیسر ارتضیٰ کریم نے اپنے خطاب میں کہا کہ وکست بھارت کے حوالے سے اردو زبان و ادب میں متوقع تبدیلیوں اور انقلابات پر غور و خوض اور تبادل؟ خیال کے ذیل میں یہ سمینار نہایت کارگر رہا۔ انھوں نے کہا وکست بھارت میں اردو زبان کے ادبی و تصنیفی سرمایے میں اور یجنلیٹی پر زور دینے کے ساتھ سرقے کا سراغ لگانے کے لیے تکنیکی ذرائع کا اکتشاف و استعمال ضروری ہے، اسی طرح انٹرنیٹ پر موجود کتابوں کو یونی کوڈ ورژن میں دستیاب کرانا بھی ضروری ہے، تاکہ اردو مواد انٹرنیٹ پر بہ آسانی سرچ کیا جاسکے۔ انھوں نے کہا کہ وکست بھارت میں اردو کے مستقبل کے تحفظ لیے ٹکنالوجی کا نہایت مفید اور مؤثر استعمال کرنا ہوگا۔ اختتامی اجلاس کے بعد 'شام غزل' کے پروگرام میں مشہور غزل سنگر امریش مشرا اور ان کی ٹیم نے سامعین کو اپنی خوب صورت گلوکاری سے محظوظ کیا۔

## انگریزوں کے ظالمانہ محصولات کے قانون نے تحریک آزادی میں شدت پیدا کرنے میں اہم رول ادا کیا: اسد مرزا

نئی دہلی، 24 اگست (ہ س)۔ دہلی کی معروف غیر سرکاری تنظیم الحکمہ فاؤنڈیشن نے ذاکر نگر، نئی دہلی میں واقع اپنے مرکزی دفتر میں جشن آزادی کے موضوع پر ایک لیکچر کا اہتمام کیا۔ اس پروگرام میں خطاب کرتے ہوئے معروف صحافی اسد مرزا نے کہا کہ جنگ آزادی کی لڑائی میں انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے میں ایک بہت بڑا رول غریب کسانوں کا بھی تھا جو کہ انگریزوں کے بے جا محصولات سے بہت پریشان تھے۔ انگریز ان سے 80 فیصد تک کا محصول وصول کرتے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس ملک کے سبھی لوگوں نے ملک کی آزادی کے لئے متحد ہو کر لڑائی لڑی اور آزادی حاصل کر کے رہے۔ انہوں نے مزید کہا ہندوؤں اور مسلمانوں میں 1800 عیسوی سے پہلے نہ تو کوئی تفرقہ نہیں تھا نہ ہی یہ لڑائی کبھی مسلمان حکمرانوں کے خلاف ہوئی کیونکہ مسلمان حکمرانوں نے یہاں سے پیسہ اور خزانہ لوٹ کر دوسرے ملکوں میں منتقل نہیں کیا بلکہ یہاں پر انصاف اور عدل پر مبنی حکومتیں قائم کیں اور ایسے نظام بنائے جس سے سبھی کو فائدہ ہوا، ملک میں چاروں طرف الگ الگ محکمے قائم کئے اور لوگوں کو سہولتیں میسر کرائی گئیں، ملک کے وسائل ملک کی تعمیر اور ترقی پر خرچ کئے، اس کے برعکس انگریزوں نے اس ملک کو لوٹا اور یہاں کا خزانہ برطانیہ لے کر جاتے رہے۔ انہوں نے ہندوں اور مسلمانوں کو آپس میں بانٹا اور اپنے مقصد کو حاصل کیا۔ اسد مرزا نے افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہ آج کے دور میں ملک کو آزادی دلانے میں جو رول مسلمان علماء نے ادا کیا اور اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا لوگ اس کو بھولتے جا رہے ہیں۔ فاؤنڈیشن کے چیرمین ڈاکٹر ضیاء الدین احمد نے اپنی صدارتی تقریر میں بولتے ہوئے کہا کہ انگریزوں کی غلامی کے بعد ملنے والی آزادی کے بعد ہمیں آزادی کی اہمیت کا اندازہ ہوا، اور آج ہم اپنے ملک میں چین اور سکون کی زندگی گزار رہے ہیں۔ ہمیں اپنے ملک کی آزادی کی حفاظت کے لئے ہمیشہ قربانی دینے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں ہر چیز کے لئے سرکار پر منحصر نہیں رہنا چاہئے بلکہ ملک کی ترقی، پرامن اور خوشحال سماج کی تشکیل کے لئے ہمیشہ تیار اور کوشاں رہنا چاہئے۔ اس موقع پر معروف اسلامک اسکالر مولانا مفتی شاہد سرور نے بھی شرکت کی۔ اپنے خطاب میں انھوں نے مسلمان علماء اور عام مسلمانوں کی جنگ آزادی کی لڑائی میں کی گئی قربانیوں کا تفصیلی جائزہ پیش کیا۔ پروگرام میں جناب عبیدالرحمان، ریٹائرڈ ایڈیشنل ڈائرکٹر، آل انڈیا ریڈیو نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض جناب نعیم رضا صاحب نے انجام دئے اور مہمانوں کا شکریہ فاؤنڈیشن کے ایڈوائزری بوڈر کے ممبر جناب محمد شعیب صاحب نے ادا کیا۔

## مظاہرین نے ریمس-2 کی تحویل شدہ اراضی پر ہل چلایا، پولیس نے آنسو گیس کے گولے داغے

رانچی، 24 اگست (ہ س)۔ اتوار کو، رانچی کے نگڑی میں مجوزہ راجندر انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز-2 (ریمس-2) کے لیے حاصل کی گئی زمین کو لے کر انتظامیہ اور مظاہرین کے درمیان جھڑپ ہوئی۔ سینکڑوں مظاہرین اور پولیس کے درمیان جھڑپ ہوئی جس میں آنسو گیس کے شیل اور لاٹھیوں کا استعمال کیا گیا۔ کئی مظاہرین کو حراست میں بھی لیا گیا۔ انتظامیہ نے رانچی ضلع کے کانکے زون کے تحت ناگڑی میں مجوزہ ریمس-2 کی زمین کو چاروں طرف سے گھیر لیا تھا۔ ہر سڑک کو رکاوٹیں لگا کر بلاک کر دیا گیا۔ شہر کی تمام سڑکوں پر کڑی نگرانی کی گئی۔ پولیس کی بھاری نفری تعینات تھی۔ اس کے باوجود مشتعل کسان ریمس 2 کی زمین پر پہنچے اور وہاں کھیت جوتو، روپا روپو' تحریک کے تحت مظاہرہ کیا اور حاصل کی گئی زمین پر ہل چلا دیا۔ جھارکھنڈ لوک تانترک کرانتی مورچہ (جے ایل کے ایم) کے رہنما دیویندر مہتو اپنے حامیوں کے ساتھ وہاں پہنچے اور زمین پر ہل چلا کر کاشتکاری شروع کی اور اس زمین پر سرنا جھنڈا لگایا۔ اس دوران انتظامیہ اور پولیس نے کارروائی شروع کی تو ماحول کشیدہ ہو گیا۔ مظاہرین کو ہٹانے کے لیے پولیس نے طاقت کا استعمال کیا (لاٹھی چارج) اور آنسو گیس کے گولے داغے۔ اس کارروائی سے موقع پر افراتفری پھیل گئی۔ احتجاج کرنے والے کسان، قبائلی مرد اور خواتین ڈھول، گروشیو سورین کا ماسک پہنے کھیتوں کے فٹ پاتھوں سے ہوتے ہوئے ریمس-2 کی زمین پر پہنچے۔ وہاں پہنچنے والے لوگوں نے کھیتوں میں ہل چلانا شروع کر دیا۔ اس تحریک میں شامل ہونے کے لیے لاتیہار، لوہردگا، بیجو پاڑا، ہتما سمیت کئی علاقوں سے سینکڑوں دیہاتی زمین کو بچانے کے لیے پہنچے تھے۔

## یومِ آزادی پر صمدیہ ہائی اسکول و جونیر کالج، بھیونڈی میں طلبہ کا جمہوری تجربہ

### ہیڈ بوائے کے انتخاب کے لیے شفاف الیکشن، 758 طلبہ و اساتذہ نے ڈالا ووٹ

### تعلیم کے ساتھ عملی تجربہ، جمہوریت کی بنیاد سے روشناس کرانے کی انوکھی پہل

"بچوں کو کتابی علم کے ساتھ عملی تجربات فراہم کرنا ہی حقیقی تعلیم ہے، اور یہی مستقبل کے باشعور شہریوں کی بنیاد ہے۔"

بھیونڈی (**اسٹاف رپورٹر**): بھیونڈی ویورس ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام چلنے والا معروف تعلیمی ادارہ صمدیہ ہائی اسکول و جونیر کالج ہر سال یوم آزادی کے موقع پر اپنی انفرادیت کے ساتھ نئی تعلیمی سرگرمیوں کو شامل کرتا ہے۔ گذشتہ برسوں میں الیکسا (Alexa) کی تنصیب، انڈور اسپورٹس روم کا قیام اور دیگر تخلیقی اقدامات نے ادارے کو نمایاں کیا۔ اس سال یوم آزادی (15 اگست) کو اسکول نے جمہوریت کی اساس یعنی الیکشن کے عمل کو طلبہ کے سامنے عملی طور پر پیش کیا۔ اس مقصد کے لیے ہیڈ بوائے کے انتخاب کے لیے ایک مکمل اور شفاف الیکشن منعقد کیا گیا، جس میں پانچویں تا دسویں جماعت کے طلبہ و طالبات کے ساتھ جونیئر کالج کے طلبہ نے بھی بھرپور حصہ لیا۔

پرنسپل ساجد صدیقی نے بتایا کہ: "طلبہ کو نصاب میں شامل انتخابی عمل کی عملی مشق، اس کی مقصدیت کو واضح کرنے اور جمہوری عمل کی اہمیت کا احساس دلانے کے لیے یہ سرگرمی منعقد کی گئی۔ ساتھ ہی طلبہ کو ووٹر فارم، ووٹر لسٹ میں نام درج کرنے کے طریقے اور دیگر مراحل سے روشناس کرایا گیا۔" انتخابی عمل کے انچارج شیخ ذوالفقار الدین (سپروائزر) نے کہا: "ہم نے پانچویں تا دسویں جماعت کے طلبہ کی رائے کی بنیاد پر آٹھ امیدواروں کو منتخب کیا اور انہیں انتخابی نشانات تفویض کیے گئے۔ تقریباً 800 طلبہ میں سے 758 طلبہ و اساتذہ نے پرجوش انداز میں ووٹنگ کی۔ نتائج کا اعلان پیر 18 اگست کو کیا جائے گا۔"

اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر انصاری نیاز مصطفیٰ کے مطابق: "طلبہ کو ہی مختلف ذمہ داریاں سونپی گئیں، جن میں الیکشن کمشنر، تحصیلدار، ریٹرننگ آفیسر، زونل آفیسر، BLO، پریسائیڈنگ آفیسر، پولنگ آفیسرز اور سپاہی شامل تھے۔ اس عمل سے طلبہ کو حقیقی جمہوری ماحول میں کام کرنے کا موقع ملا۔"

سپروائزر مومن فیاض احمد غلام مصطفیٰ نے کہا: "جھنڈے کی سلامی کے بعد انتخابی عمل صبح 9:15 پر شروع ہوا اور 11:15 بجے تک طلبہ نے اپنے حق رائے دہی کا استعمال کیا۔ ووٹ ایک امانت ہے، اس کا صحیح استعمال باشعور شہری ہونے کی علامت ہے۔ ووٹ سے ہی قیادت کا انتخاب اور قوم کی ترقی ممکن ہے، اسی لیے طلبہ کو ابتدا ہی سے اس کی اہمیت سمجھنا ضروری ہے۔ نتائج کا اعلان مقررہ تاریخ کو کیا جائے گا۔" انتخابات میں سرگرم تعاون کرنے والوں میں مومن اعجاز احمد غلام مصطفیٰ، مومن ذاکرہ عدنان، مومن سعدیہ شمیم، مومن ندا احمد، مومن نکہت مختار اور مومن شفاء ایاز شامل رہے۔ جبکہ نگرانی کے فرائض پرنسپل ساجد صدیقی، انصاری نیاز مصطفیٰ، شیخ ذوالفقار الدین، سید شاہ جابر، فیاض مومن اور مومن حمیرہ نے انجام دیے۔ طلبہ میں اہم کردار ادا کرنے والوں میں پٹیل محمد علی (الیکشن کمشنر)، خان شاداب سہیل و انصاری طٰحہ (تحصیلدار و نائب تحصیلدار)، انصاری محمد زید (زونل آفیسر)، شیخ روشن (BLO)، شاہ سعید گلزار (PRO)، شاہ زید (PO-1)، مومن ذوالکفل (PO-2)، چودھری احمد رضا (PO-3)، مومن محمد صادق (PO-4) اور شیخ احمد رضا (پولیس سپاہی) شامل رہے۔ اس جمہوری مشق کی شفافیت کو یقینی بنانے کے لیے تمام اساتذہ اور طلبہ نے نہایت سنجیدگی اور جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیا۔ سوسائٹی کے اراکین مومن خیف نیاز (اعزازی سیکریٹری)، مومن یوسف رمضان (چیئرمین رابعہ اسکول)، ایڈوکیٹ نیاز مومن (چیئرمین کلچرل کمیٹی)، سراج مومن (فعال رکن) و دیگر نے اس انفرادی پیش کش پر پرنسپل، انچارج، اسٹاف اور طلبہ کو مبارکباد دی۔

## وزیر اعلیٰ نے تھرالی آفت زدگان کو لاکھوں روپے معاوضہ دئے، ہر ممکن مدد کا یقین دلایا

گوپیشور، 24 اگست (ہ س)۔ وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے اتوار کو تھرالی کے آفت سے متاثرہ علاقوں کا فیلڈ معائنہ کیا اور متاثرین سے ملاقات کی اور ان کی خیریت دریافت کی۔ اس دوران وزیر اعلیٰ دھامی نے تھرالی آفت زدگان میں پانچ پانچ لاکھ روپے کے چیک بھی تقسیم کیے اور انہیں ہر ممکن مدد کا یقین دلایا۔ اتوار کو وزیر اعلیٰ دھامی نے تباہی سے متاثرہ علاقے تھرالی پہنچ کر متاثرہ علاقے کا معائنہ کیا۔ وزیر اعلیٰ نے آفت زدگان سے ملاقات کی اور ان کا درد سنا۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ دھامی نے کہا کہ اس آفت سے کئی خاندانوں کو شدید غم پہنچا ہے، ہم ان کے درد کو سمجھتے ہیں۔ مشکل کی اس گھڑی میں ہماری حکومت پوری طرح متاثرہ خاندانوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ انہوں نے متاثرہ افراد کو ہر ممکن مدد فراہم کرنے کی یقین دہانی کرائی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ راحت اور بچاؤ کا کام جنگی بنیادوں پر کیا جا رہا ہے۔ محکمہ کے افسران کو چوبیس گھنٹے مسلسل راحت اور بچاؤ کام کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ ریاستی حکومت کی سطح پر راحت اور بچاؤ کاموں میں کوئی کسر نہیں چھوڑی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے تھرالی کے علاقے میں قدرتی آفت کے بعد جاری امدادی اور بچاؤ کارروائیوں کی تازہ ترین صورتحال کے بارے میں بھی دریافت کیا۔ وزیر اعلیٰ دھامی بھی کلسری میں بنائے گئے ریلیف کیمپ پہنچے اور انتظامات اور سہولیات کا معائنہ کیا۔ انہوں نے متاثرہ افراد سے یہاں فراہم کیے جانے والے انتظامات اور سہولیات کے بارے میں رائے لی۔ اس دوران انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ اس بات کا پورا خیال رکھیں کہ متاثرہ لوگوں کو کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ متاثرہ افراد کو پوری حساسیت کے ساتھ تمام ضروری مدد فراہم کی جائے۔ وزیر اعلیٰ دھامی نے کہا کہ متاثرہ دیہاتوں کو راحت اور مدد فراہم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ اس موقع پر چمولی کے ضلع مجسٹریٹ سندیپ تیواری نے وزیر اعلیٰ کو بتایا کہ متاثرہ خاندانوں کو محفوظ ریلیف کیمپوں میں ٹھہرایا گیا ہے اور ان کے کھانے اور قیام کا مناسب انتظام کیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ریلیف کیمپ گورنمنٹ پولی ٹیکنیک کلسری میں 12، پرائمری سکول چیپاڑو میں 36 اور تھرالی اپر بازار کے پرائمری اسکول میں 20 افراد کو رکھا گیا ہے۔ متاثرہ افراد کو مناسب طبی سہولیات بھی فراہم کی جارہی ہیں۔ ضلع مجسٹریٹ نے بتایا کہ آفت سے تباہ شدہ سڑکوں کو بحال کر دیا گیا ہے۔ جلد ہی علاقے میں بجلی کی سپلائی بھی بحال کر دی جائے گی۔ پینے کے پانی کی خراب لائن کی مرمت اور پائپ لائن بچھانے کا کام جاری ہے۔ آفت زدہ علاقوں میں مالوا کی صفائی کے ساتھ ساتھ تباہ شدہ اثاثوں کا بھی جائزہ لیا جا رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ دھامی نے مرنے والوں کے زیر کفالت خاندانوں اور ان لوگوں کو جن کے مکانات تباہی میں مکمل طور پر تباہ ہو گئے تھے، فی کس 5-5 لاکھ روپے کے فوری امدادی چیکس حوالے کیے اور بے گھر لوگوں کی بحالی کے لیے مناسب انتظامات کرنے کی بھی ہدایت کی۔ اس دوران متاثرہ افراد نے وزیر اعلیٰ سے اپنے دکھ کا اظہار کیا۔ آفت سے متاثرہ دیہاتیوں نے وزیر اعلیٰ سے اپیل کی کہ بالائی دیہات تک جانے والی سڑک کو جلد از جلد کھولا جائے۔ وزیر اعلیٰ نے گاؤں والوں کو یقین دلایا کہ سڑک کو کھولنے کا کام جنگی بنیادوں پر جاری ہے اور جیسے ہی سڑک محفوظ ہوگی۔ وہ خود گاؤں والوں کے ساتھ جائیں گے اور حالات کا جائزہ لیں گے۔